مدینۃ المسیح

ایوان خلافت + حضرت خلیفۃ المسیح بفضل خدا خیر و عافیت سے ہیں۔ حضور نے ان ایام جلسہ میں خطبہ جمعہ کے علاوہ دو تقریریں باہر مسجد نور میں فرمائیں اور تین تین گھنٹے اجلاس فرمایا۔ علاوہ ازیں اپنے ایوان میں لوگوں کو ملاقات اور اپنے کلمات طیبات سے ممتاز فرماتے رہے +

اہل بیت + حضرت ام المومنین نے مہمان خواتین کی خاطر و مدارات میں سعی بلیغ فرمائی۔ کچھ وعظ بھی ہوتے رہے۔ صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے مشاغل کا حال اس سے واضح ہے۔ کہ دونوں وقت خود ڈیوڑھی کھڑے ہو کر دو ہزار آدمی کا کھانا تقسیم کراتے۔ اور سب مہمانوں کے کھا چکنے کے بعد گھر تشریف لیجاتے۔ اور دن میں کئی بار مختلف دفاتر متعلقہ انتظام جلسہ میں جاکر نگرانی و مناسب ہدایات فرماتے رہے۔ پھر مہمانوں کی خاطر یہاں تک منظور تھی کہ انکے لئے تازہ خبریں ہم پہونچانیکے واسطے الفضل کا دو ورقہ پرچہ ہزار کی تعداد میں تقسیم ہوتا رہا جس میں الفضل کے نام ہیڈنگ برقرار رکھے گئے تھے۔ اور ہر عنوان کے ماتحت ایک مکمل و دلچسپ مضمون دیا جاتا رہا۔

جیسا کہ مرسلہ الفضل سے ظاہر ہے اس کے علاوہ عام احباب سے ملاقات اور مختلف مقالات آپ نے تقویٰ کے حصول کے ذرائع پر ایک تقریر دلپسند فرمائی جو انشاء اللہ چھاپی جائیگی۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے بیتاور جاکر اپنے اہل بیت کو لے آئے اور جلسہ پر پہنچ گئے +

اجلاس کمیٹی تخفیف + صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات کی تخفیف پر غور کرنے کیلئے آج کمیٹی تخفیف کا کام ختم ہوا۔ دور اندیش معاملہ فہم ممبروں نے خوب غور کر لیا ہوگا۔ کہ ایک دو محرروں یا چپڑاسیوں کے الگ کرنے سے کوئی تخفیف نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اگر بڑی بڑی عہدوں کو آنریری بنایا جاوے۔ اور آئندہ اپنے گریڈ کی ترقیات کو روک دیا جائے۔ اور کام کو حتی الوسع تھوڑی خرچ والی میں سادگی کے ساتھ نبٹانے اور اعتبار و اعتماد پھیلانے کی کوشش کیجائے تو بہت بہتر ہو جو سامان خریدا جا چکا ہے اسکو بھی اٹھا دینے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ نقصان بہر حال جو کچھ ہوا ہے وہ عنقریب ظاہر ہو جائیگا +

نکاح + اس ہفتے جلسہ میں بہت سے نکاحوں کا اعلان ہوا۔ اور اس سے پہلے قاضی امیر حسین صاحب کا نکاح سید گلزار حسین صاحب مرحوم کی بیوہ سے ہوا +

آمد محاسب + ۴۹ - ۹ - ۴ آنہ کی رقم تو اشاعت اسلام کے لئے وصول ہوئی تھی۔ اور ۵ آنہ ۲۵ - ۸ روپیہ دوسرے جلسہ میں اور کچھ طلائی بالیاں بھی اور قریباً پانسو دس روپیہ ہال کی چھت کے لئے اور اس کے علاوہ محاسب کے دفتر میں چار ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ صحیح تعداد بعد میں معلوم ہو سکے گی۔ کل ۶ ہزار نقد بتایا جاتا ہے۔ اور تیرہ ہزار کے وعدے ہیں +

آمد مہمانان : مہمانوں کا اندازہ تین ہزار کیا گیا ہے۔ کیونکہ ۲۷ دسمبر کی شام کو اتنے مہمانوں نے کھانا کھایا۔ کل ۳۰۰ من پختہ آٹا خرچ ہوا۔ جلسہ ۲۹ دسمبر کو ختم ہوا۔ آج ۳۱ دسمبر مہمانوں کی تعداد ۶۵۰ ہے +

متفرقات + مولانا محمد احسن صاحب ۳ جنوری کو امروہہ جانے کا قصد رکھتے ہیں۔ امروہہ کے مخلص قاضی سید آل محمد صاحب جو بہت غریب اور محبت سے بھرپور ۶۲ - ۶۴ سالہ بزرگ تھے قادیان آتے ہوئے ریل میں انتقال فرما گئے۔ (۲) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کراچی کسی جلسہ پر حسب الحکم گئے ۵ ایام جلسہ میں (۳) ۳۰ دسمبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کھل گیا +

(رپورٹر)

باہتمام میرزا عبد الغفور بیگ منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پبلشر و پروپرائیٹر و پرنٹر کیلئے شائع ہوا +

ہمارا سالانہ جلسہ

ہر روز کی کاروائی کی رپورٹ الفضل کے مختلف اوراق پر چھپی ہوئی احباب مطالعہ فرمائیں گے۔ ہماری جلسہ کو دوسری جلسوں پر قیاس کرنا غلط ہی۔ کیونکہ یہ جلسہ نہ تو صرف چندہ کے لئے ہوتا ہی۔ نہ اس لئے کہ مختلف مقرر اپنی تیغ زبان کے جوہر دکھائیں۔ اور نہ یہ کوئی عرس ہے۔ (بلکہ آنیوالوں میں سے کئی احباب تو ایسی تھے۔ کہ وہ مزار پُر انوار حضرت مہدی علیہ السلام پر گئے ہی نہیں) اور نہ میلا۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی پروگرام پہلے شایع نہیں ہُوا۔ اس جلسہ کی غرض حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں ربانی باتوں کا سننا۔ دعاؤں میں شریک ہونا۔ اور بھائیوں کا باہم تعارف و تودد ہے۔ اور پھر یہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشان۔ یاتون من کل فج عمیق کی یادگار ہے۔ پہلے کوئی اس الہام کو براہین میں پڑھے جو اکتیس سال ہوئے۔ ایک گاؤں کے متعلق شایع ہُوا۔ اور پھر اب پاکباز لوگوں کا ہجوم دیکھے۔ بے اختیار زبان سے نکلیگا۔

زمین قادیاں اب محترم ہے ✦ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے ✦ حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

یا تو وہ وقت تھا۔ کہ جمعہ میں چھ آدمی بھی جمع ہو جائیں تو بہت سمجھے جاتی۔ یا اب یہ حال ہے۔ کہ دار العلوم کی کھلی زمین کے سوا نماز کا ادا کرنا ہی متعذر ہو گیا تھا۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ دین سیکھنے کے لئے ایک مہمان بھی نہ ہوتا تھا۔ پھر ایک وقت کوشش سے جمع کئے گئے تو سو سے متجاوز نہ ہو سکے۔ یا اب یہ کہ ان مہمانوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے سو سے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جلسہ کا انتظام صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ جو سہولت کے لئے بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ۱۔ عام نگرانی ۲۔ استقبال بٹالہ۔ ۳۔ انتظام مکانات۔ ۴۔ روشنی ۵۔ پانی۔ ۶۔ صفائی۔ ۷۔ سٹور۔ ۸۔ انتظام تنور دیگ۔ ۹۔ تقسیم روٹی ۱۰۔ تقسیم سالن۔ ۱۱۔ اجرا پرچہ خوراک ۱۲۔ خاص خوراک۔ ان امور کے سر انجام دینے کیلئے دار الاماں میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو ۲۰ کے رات سے اٹھ کر گشت شروع کرنے عام نگرانی پر تھے۔ آپکے معاون حکیم محمد عمر تھے۔ جنھوں نے محنت سے کام کیا۔ منشی عبد المجید خاں مرزا برکت علی صاحب استقبال کیلئے بٹالہ سٹیشن پر ۲۷ر دسمبر صبح تک رہے۔ وہ ہر دو سرائوں کے مالکوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے آنیوالے مہمانوں کے آرام کیلئے اپنی سرائیں کو دیدیا۔ ٹمٹم والے یکوں کا ایک خاص ریٹ مقرر کروا دیا گیا تھا اور بستر ے چھکڑوں پر ہر روز پہنچائے جاتے۔

انتظام مکانات اور اجراء پرچہ ہائے خوراک بہت ذمہ واری و محنت کا کام تھا۔ قاضی عبد اللہ صاحب مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے شہر میں اور چوہدری غلام محمد و ماسٹر محمد دین صاحب نے باہر اپنے اپنے متعلقہ خدمات کو بطرز احسن ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خوراک کے متعلق منشی نعمت اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب مولوی عبد السلام و ماسٹر حسین خان مولوی محمد اسمٰعیل میاں اللہ بخش۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب شیخ عبد الرحیم صاحب کی خدمات قابل قدر ہیں۔ منشی امیر محمد صاحب۔ منشی غلام محمد صاحب منشی عبد الرحیم و عبد الستار صاحبان نے پانی۔ صفائی۔ روشنی کا انصرام کیا۔ ان کے معاونین شہر میں مدرسہ احمدیہ کے طلبا تھے۔ اور دار العلوم میں دس بارہ ہائی سکول کے طالبعلم۔ طالبعلموں نے جس جوش و اخلاص سے اپنے بزرگوں کی خدمت کی۔ وہ قابل تعریف ہی۔ عبید اللہ بن حافظ غلام رسول کو تو میں نے سحری سے لیکر رات گیارہ گیارہ بجے تک بے تکان کام کرتے ہوئے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری سب بھائیوں پر بیش از بیش انعامات نازل فرمائے۔ جنھوں نے اس کار خیر میں ایثار سے حصہ لیا۔ پٹھانوں نے اچھا کام کیا۔

ہمارے احمدی دکانداروں نے اکل و شرب اور دیگر سامان خوراک و پوشاک کے لئے کافی انتظام کر رکھا تھا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ انھوں نے اپنے نمونہ سے اس آیت کی تفسیر کی۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ نمازوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریروں میں اکثر انہیں سے شامل ہوتی رہی۔ دفاتر اخبارات میں علمی سامان دعوت موجود تھی۔ اور رعایت بھی تھی۔ مگر پبلک کے مذاق پر نظر کر کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کچھ مدت تک سلسلہ تصانیف و تالیف بند یا کم کر دیا جائے۔ سب سے محبوب چیز میری خیال میں حضرت اقدس کا مجموعہ الہامات ہو سکتا ہی پھر بھی یہ کہتا ہوں۔ کہ لوگوں نے بخل سے کام نہیں لیا۔ بلکہ حسب استطاعت کچھ نہ کچھ خریداری کی جلسہ کا اختتام حضرت امیر المومنین کی ایک جامع دعا پر ہُوا۔ جو اپنے الفاظ کے اعتبار سے ایسی تھی کہ ہر حاضر کا دلی مقصد اس میں آگیا۔ اور یہی سب سے بڑی نعمت تھی۔ جو حاصل ہو گئی۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

خطبۂ جمعہ

۲۶ر دسمبر حضرت امیر المومنین نے خطبۂ جمعہ قل من کان عدوا لجبریل و میکل فان اللہ عدو للکفرین پر پڑھا ✦

فرمایا قرآن کریم میری غذا ہے اسواسطے میں نے سوچا۔ کہ ہر جمعہ کو میں ایک رکوع قرآن مجید کا سنا دیا کروں۔ اور اسیطرح پر ایک درس پورا ہو سکے یہ رکوع جو میں نے آج پڑھا ہے اسی سلسلہ میں ہے۔ تم لوگ دور سے آئے ہو۔ دعوت تمہاری واجب تھی۔ اگر خدا نے تندرست رکھا۔ اور بولنے کی طاقت بخشی۔ توکل اور پرسوں اس دعوت کا ارادہ ہے فی الحال اسی سے نفع اٹھالو۔ خدا تعالیٰ کے کارخانۂ قدرت میں کئی کام ہیں بعض میں سے ایک رسولوں اور نبیوں کو ملائکہ کے ذریعہ پیغام پہنچانا ہے۔ ان ملائکہ کے افسر کا نام جبریل ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلعم کے پاس بھی جبریل ہی اللہ کی کتاب لاتا رہا۔ اور رزق کے لئے جو ملائک مقرر ہیں۔ ان کے افسر کا نام میکائیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبریل ہماری مخلوق ہی۔ وہ ہمارے حکم سے ہمارا پیغام پہنچاتا ہے چنانچہ اسے بھی اس نے تجھ پر یہ قرآن اتارا ہے۔ اور یہ قرآن ان عظیم الشان باتوں کی جو اگلے پیغمبر کہہ گئے ہیں تصدیق کرتا ہے۔ ان باتوں کا اصل الاصول یہی ہے۔ کہ اللہ کی تعظیم اور اللہ کی مخلوق پر شفقت ہمارے نبی کریم کی آمد کے متعلق تمام انبیا سے اللہ نے عہد لیا۔ چنانچہ انھوں نے آپ کے ظہور کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں تصدیق طلب تھیں۔ رسول اللہ کے آنے سے ان کی تصدیق ہو گئی۔ پھر جو علوم الٰہیہ دنیا میں آئے تھے۔ اور ان میں غلطیاں پڑ گئی تھیں۔ غلطی دور کر کے صحیح کو صحیح طور پر ہمیں پہنچا دیا۔ بلکہ کچھ اور نئی باتیں بھی ہیں اور وہ باتیں مدلل ہیں۔ غرض کھلی کھلی باتیں بتائیں۔ بدعہد ان باتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ دیکھو تم لوگوں نے بھی اپنے اللہ سے بہت سے عہد کئے ہیں۔ سب سے بڑا عہد تو یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ یعنی اے مولیٰ ہم تیرے فرمانبردار رہیں گے۔ ایک عہد کا ذکر الحمد میں آتا ہے۔ جسے پڑھ کر میرے جیسا آدمی تو غش کھا جائے۔ وہ اقرار یہ ہے۔ کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جسوقت تم یہ کلمہ منہ سے نکالتے ہو۔ ذرا اپنے دن رات کے اعمال پر نظر ثانی کرو۔ کہ آیا ہمارے دن رات کا چال وچلن اس کے مطابق ہے۔ میرے منہ سے جب یہ کلمہ نکلتا ہے۔ تو مجھے شرمندہ کر دیتا ہے۔ غرض علی طور پر بہت لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ جب خدا کا رسول آیا۔ تو انھوں نے بجائے متنبہ ہونے کے اللہ کی کتاب کو ایسا پھینکا۔ کہ خبر نہیں ✦

مسلمان اپنی حالت پر غور کریں۔ کتنے ہیں جو قرآن سنتے ہیں ۔ پھر کتنے ہیں۔ جو سن کر سمجھتے بھی ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو سمجھ کر عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ کی کتاب چھوڑنے کی وجہ کیا ہے۔ غیر اللہ سے محبت کہ اس کی محبت میں سب کچھ بھول کر پھر خدا کی کتاب تک نہیں سنتے۔ اور دوسری عداوت۔ عداوت میں لگے ہوئے انسان کو فرصت نہیں ہوتی۔ کہ اللہ کی کتاب سوچے سمجھے۔ سمجھے تو جب کہ اسے توجہ ہو۔ اور توجہ جب ہو۔ کہ فارغ البال ہو۔ بیجا عداوت۔ بیجا محبت میں گرفتار انسان کتاب اللہ کب سمجھ سکتا ہے۔ وہ تو اور ہی دلربا باتوں کے نیچے پڑا ہُوا ہے ایک طالبعلم ہے مدرسے کا کورس ہی ختم نہیں ہوتا۔ وہ قرآن کس وقت پڑھے۔ اسی طرح ما انزل علی الملکین یہ ایک علم تھا۔ جس کے ذریعے بنی اسرائیل کو بابلیوں کے ظلم سے نجات دی تھی ✦

دوستوں کو چاہئے۔ کہ جس چیز سے محبت رکھیں ایک حد تک رکھیں۔ اور جس سے عداوت رکھیں۔ ایک حد تک رکھیں۔ خدا کی کتاب کو بھول نہ جائیں ✦

ماسٹر علی محمد صاحب کا نکاح مولوی فیض الدین صاحب سیالکوٹی امام جامع مسجد کی صاحبزادی سے ہُوا۔ ہم ماسٹر موصوف کو مبارک دیتے ہیں ✦

تازہ برقی خبریں

۲۶ دسمبر

بلغاریہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع جنوری میں ہو گا۔ حکومت اور جاگیرداروں کی باہمی نااتفاقی کی وجہ سے آجکل سیاسی حلقوں میں کافی جوش ہے +

حکومت یونان کو ابھی تک برٹش تجاویز متعلق جزائر ایجین و جنوبی البانیا کا سرکاری طور پر علم نہیں۔ یونانی حلقوں میں خیال ہے کہ مجوزہ سرحد کی رو سے ۲ لاکھ ۲۰ ہزار یونانیوں میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار یونانی ریاست البانیا کی رعایا ہو جائینگے +

مصر کی جدید مجلس قانون سازی کا پہلا انتخاب گورنمنٹ کی نمایاں فتح پر ختم ہوا۔ اور ۸۰ منتخب شدہ ممبروں میں سے مخالف جماعت کے صرف ۲۰ ممبر ہیں +

حادثات

روسی بندرگاہ ولیڈی ووسٹک میں ایک ہفتہ سے کوئلہ کی ایک کان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ شروع ہونے کے وقت پچاس آدمی زیر زمین تھے +

آسٹریلیا کے پایۂ تخت بلبورن سے خبر آئی ہے کہ جھاڑیوں میں آگ لگ جانے سے ۲۰۰ گھر تباہ ہو گئے ہیں سینکڑوں آدمی بے خانماں ہیں +

نرڈیسی شاہی گاڑی میں جسمیں بیوہ ملکہ سوار ہونے کو تھیں گیس کے پھٹنے سے حادثہ واقعہ ہوا اور سات ملازمان گاڑی زخمی ہوئے +

شاہ مینلک ثالث ابی سینیا کی موت کا سرکاری طور پر اعلان ہو گیا۔

جاپان میں سخت قحط ظاہر ہو رہا ہے۔ فاقہ کشی کے مصائب کی ہولناک خبریں آ رہی ہیں +

جرمنی کے سابق صدر اعظم شاہزادہ بولیونے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ سلطنت برطانیہ ہمیشہ یورپ کی سب سے زبردست طاقت کی مخالفت کرتی رہی ہے اسی لئے جرمنی کی بحری طاقت میں اضافہ برطانیہ کو ناگوار ہے +

قطب جنوبی کی تحقیقات کے لئے ایک برٹش مہم جانیوالی ہے۔ اسمیں نوآبادیوں کے قائم مقام بھی شریک ہونگے +

بغداد ریلوے۔ کے متعلق ٹرکی فرانس اور جرمنی کی گفتگو بوجہ اختلاف آراء سال نو کے آغاز تک رک گئی ہے +

جرمنی کے ایک کونٹ نے اپنی بیوی اور بھتیجے کو بوجہ تعلق ناجائز نشانہ بندوق بنالیا +

ہندوستانی خبریں

ہندوستانی خطرہ کے عنوان سے ٹائمز نے جو مضمون چار اقساط میں لکھا ہے اسمیں قوم پرستوں کو تمام بے چینی کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے۔ اور قوم پرستی کے وجود کا باعث انگریزی تعلیم اور آزاد انگریزوں کی ہمدردی ہے۔ ٹائمز کی رائے میں طرابلس اور بلقان کے واقعات نے بھی قوم پرستوں کے گروہ کو تقویت دی ہے۔ بے چینی کا علاج ٹائمز کے خیال میں پریس ایکٹ پر . . . . سختی سے عمل کرنے اور بے جا ترحم سے محترز رہنے پر موقوف ہے + ٹائمز دیسی ریاستوں کے طرز حکومت کا مداح ہے انگلستان کے سیاست دانوں کو اظہار رائے کرنے میں محتاط رہنے کا مشورہ دیتا ہے +

جہاز ہارڈنگ جو فوج لیکر بمبئی سے پورٹ بلیر جا رہا تھا۔ گورنمنٹ کے حکم سے روک لیا گیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ جہاز مذکور میں سر بنجمن رابرٹسن بحیثیت نمایندہ گورنمنٹ ہند جنوبی افریقہ کے کمیشن تحقیقات کے سامنے ہندوستانیوں کی شکایات کی پیروی کے لئے جائینگے +

حضور ویسرائے ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ ۲۳ دسمبر کو کلکتہ پہنچے۔ شاندار استقبال ہوا۔ حضور ویسرائے نے کلکتہ کارپوریشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے دارالخلافہ کی تبدیلی کا ذکر فرمایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ اس تبدیلی سے کلکتہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا +

دورہ۔ لارڈ اور لیڈی ہارڈنگ ۶ جنوری کو لکھنؤ تشریف لے جائینگے اور دس کو بھی وہیں قیام رہے گا +

دہلی میونسپلٹی سال گذشتہ اخراجات آمد سے بقدر ڈیڑھ لاکھ روپیہ زائد رہے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ سے کمی پوری کرنے کی درخواست کی جائے گی +

استقبال مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن ۲۳ دسمبر کی شام کو دہلی پہنچے۔ مسلمانوں نے شاندار استقبال کیا + ۴۴

۴۴ ڈاکہ۔ جہانگیرہ روڈ اسٹیشن پر جو چھاؤنی نوشہرہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے ۲۱ دسمبر کو وقت ½۱ بجے شب مسلح ڈاکوؤں نے کلکتہ میل پر حملہ کیا۔ سیلون کار ڈرائیور اور دیسی فائرمین کو قتل

اخبار قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کیلئے جہاں چاروں طرف سے آ رہے ہیں بلحاظ اس وقت تک سیالکوٹ۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ راولپنڈی۔ جموں۔ سلطان شاہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ پٹیالہ۔ مالیر کوٹلہ۔ پونچھ۔ دہلی۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ فیروزپور۔ لاہور۔ گورداسپور۔ مردان کی جماعتیں آچکی ہیں۔ اور خاص قادیان میں ٹھیری ہیں۔ باقی گجرات۔ گوجرانوالہ۔ امرتسر مضافات۔ جالندھر ہوشیارپور شاہ پور۔ لدھیانہ۔ لائلپور جہلم۔ لاہور مضافات کی جماعتیں دارالعلوم میں ٹھیری ہیں

۲۶ تاریخ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔ اتحاد و اتفاق۔ ۹ بجے سے ½۱۱ بجے تک (مسجد اقصیٰ میں)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح۔ خطبہ جمعہ۔ باہر مسجد نور میں

۳۔ سید مولوی محمد سرور شاہ صاحب۔ اتباع رسل ½۲ بجے سے ۴ بجے تک — ہر دو مسجد نور میں

۴۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ ذکر حبیب۔ ۴ بجے سے ½۵ بجے تک

امسال مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ آگرہ میں ہوگا۔ اور ایڈیٹر الہلال نے تحریک کی ہے۔ یورپ میں اشاعت اسلام کے لئے وہاں غور و خوض کیا جائے اور کوشش کیجائے کہ خواجہ صاحب کی مدد کے لئے مختلف علاقوں میں چندہ جمع ہو۔ چونکہ اس موقعہ پر ہمارا کوئی آدمی ہونا ضروری تھا۔ اس لئے جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کو شمولیت جلسہ آگرہ کے لئے بھیجا گیا ہے جو چوبیس تاریخ کو روانہ ہو گئے +

حضرت صاحب نے کل حسب معمول درس قرآن دیا۔ مگر ارشاد فرمایا ہے کہ ہفتہ اور اتوار کو جلسہ کی وجہ سے درس نہ ہو سکے گا +

مہمانوں کی خدمت کیلئے جو طلباء یا قادیان کے مقیم مقرر کئے گئے ہیں انکے کپڑوں پر سرخ رنگ کا ایک بلا لگا دیا گیا ہے جس مہمان کو کوئی ضرورت ہو۔ ایسے نشان والے کو دیکھ کر بتا دیں +

کھانے کے لئے گھنٹی بجائی جاتی ہے جس کی آواز سنکر سب مہمانوں کو اپنے اپنے کمروں میں جمع ہو جانا چاہئیے تا بعد میں تکلیف نہ ہو +

الفضل

عرض حال

مومن کا کام ہے کہ دینی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تیار رہے اور جب کبھی اسے کوئی ایسا موقعہ پیش آئے جس میں خدمت دین کی توفیق ملے تو اس موقعہ کو جانے نہ دے۔ یہی وجہ تھی جب احمدی جماعت کی حالت کو دیکھا اور انکی ضروریات کا مطالعہ کرکے نتیجہ نکالا کہ اس وقت اس جماعت کو ایک اخبار کی حاجت ہے تو فوراً محض خدا کے فضل سے الفضل کے اجرا کا ارادہ کر لیا۔ اور درحقیقت یہ خدا کا ہی فضل تھا کہ اس نے ہر ایک سب سامان مہیا کر دیئے۔ ورنہ ہماری طاقت سے یہ کام بہت بڑھکر تھا۔

ضرورت وقت کو دیکھتے ہوئے ہم نے اخبار کے مضامین کو تقسیم کر دیا چنانچہ پہلا صفحہ پر قادیان کی ہفتہ بھر کی خبریں ہوتی ہیں دوسرے پر عام خبریں تیسرے پر کسی ضروری مسئلہ پر ایڈیٹر کی رائے ہوتی ہے (ایڈیٹر) چوتھے پانچویں اور چھٹے پر مختلف اخبار و آراء ہوتی ہیں اسکے بعد ساتویں پر الاسلام کے ہیڈنگ کے ماتحت اسلام کی کسی زبردست خوبی پر کوئی مضمون ہوتا ہے آٹھویں پر حقیقت فرقوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک مضمون ہوتا ہے نویں پر کسی ضروری مسئلہ پر امر بالمعروف کیا جاتا ہے دسویں پر تاریخ اسلام کا کوئی مفید واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور تا حال نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ترتیب وار لکھی جاتی ہے گیارھویں صفحہ پر ایک مضمون عورتوں کے متعلق ہوتا ہے۔ آگے بارھویں تیرھویں چودھویں صفحہ پر مختلف مضامین ہوتے ہیں پندرھویں صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ ہوتا ہے سولھویں پر اشتہار درج ہوتے ہیں۔

ان مضامین کو دیکھ کر کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ الفضل مجموعہ مفید نہیں۔ متفرق مضامین میں مختلف ضروریات قومی کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور بعض نہایت اہم موقعہ کے لئے مضامین کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

باوجود اسکے قیمت سالانہ صرف للعہ ہے اور سٹامپ ... ڈالی جاتی ہے اصل اخبار کا ایک چھوٹا سا نمونہ پرچہ بھیجکر آپ چال پرکھ سکتے ہیں کہ سولہ صفحوں کا اخبار کیا بکتا ہوگا ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ایسے مفید پرچہ کے خریدار بننے میں دریغ نہ کرینگے اور آپکے ساتھ جو دوسرے احمدی تشریف لاتے ہیں انہیں بھی الفضل کی خریداری کی تحریک فرمائینگے اور ایسے دوستوں کے نام جو الفضل میں لکھوا دینگے انشاء اللہ تعالیٰ ثواب عظیم کے مستحق ہونگے۔ چونکہ یہ کام ہم نے صرف خدمت دین کیلئے شروع کیا ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ کوئی احمدی کوتاہی نہ کریگا اور خدا سامان مہیا کر دیگا کہ یہ لوگ بھی اس ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ابھی چند ہفتوں سے اخبار جاری ہوا ہے لیکن چاروں طرف سے غیر احمدیوں کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں جو لکھتے ہیں کہ وہ سلسلہ کے قریب آ رہے ہیں۔ پس احباب اس نیک کام میں مدد ہوں۔ تا حضرت مسیح موعود کے نام کو ہم دنیا میں پھیلا دیں۔ اور تا خدا تعالیٰ کا روشن چہرہ دنیا مسیح موعود کے طفیل اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ

الاسلام

خالق فطرت کا مذہب

دنیا میں مذہب تو بہت سے ہیں اور سب اپنے سچے ہونیکا دعویٰ رکھتے ہیں پھر ہم کیسے سمجھیں کہ سچا کون ہے۔ آؤ سچے مذہب کے پہچاننے کا کوئی معیار تجویز کریں سچا مذہب وہ ہو سکتا ہے جو ایسی تعلیم پیش کرے جو مشاہدہ صحیحہ کے خلاف نہ ہو کیونکہ آخر اس دنیا کا خالق تو خدا ہے اور جو مذہب ہوگا وہ بھی خدا کی طرف سے ہوگا۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ خدا کا فعل یعنی یہ دنیا تو کچھ اور کہتی ہو اور اس کا قول کچھ اور ہی بتاتا ہو۔ ضرور ہے کہ دونوں متفق ہوں۔ خدا کا فعل تو یہ دنیا کا کارخانہ ہے اور قول ہر ایک مذہب والا کہتا ہے ہماری کتاب ہے۔ پس جو بات فعل الٰہی کے خلاف ہو وہ غلط ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔

آؤ اب اس معیار پر سب مذہب کو پرکھیں مسیحی کہتے ہیں کہ تین ایک اور ایک تین ہیں۔ خدا تین ہیں مگر تین نہ کہو ایک ہی ہے اب ہم خدا کے فعل کو دیکھتے ہیں تو کوئی تین چیزیں ہمیں ایسی نظر نہیں آتیں جو تین ہوں اور پھر ایک بھی ہوں۔ اگر کسی جگہ تین چیزیں رکھیں تو وہاں تین ہی نظر آتی ہیں ایک نہیں۔ اور اگر ایک رکھیں تو لاکھ آنکھیں پھاڑیں وہ تین نہیں نظر آتیں۔ پھر تین ایک اور ایک تین کسطرح ہو سکتے ہیں۔ یہ مذہب خدا کے فعل کے خلاف ہے۔

ہندوستان میں دوسرا مشہور مذہب آریہ مذہب ہے اس کا دعویٰ ہے کہ خدا روحوں اور اجسام کا خالق نہیں۔ اور چونکہ یہ ایک عقلی مسئلہ ہے اس لئے مجھے مان لینا چاہیئے۔ اور باقی سب مذاہب کو چھوڑ دینا چاہیئے بہت اچھا۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ خدا کیوں نہیں خالق؟ اسکا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہم کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اس لئے خدا بھی نہیں کر سکتا اور یہ ایک نہایت صاف مسئلہ ہے اس لئے آپ آریہ ہو جائیں۔

کیوں صاحب۔ اب ہمیں آریہ ہونیکی کیا ضرورت ہے آپنے تو خود ہی مذاہب کا استیصال کر دیا۔ جب خدا ہمارا خالق نہیں ہم آپ ہی بنے ہیں تو خدا کا کیا حق ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ ہم پر حکومت کرے آخر وہ ہمارا بادشاہ کس طرح بنگیا۔ اور ہم اسکی عبادت خواہ مخواہ کیوں کریں آپنے تو اس مسئلہ کے بتانے سے مذاہب کے پیچ سے ہی چھڑا دیا۔

آریہ۔ نہ صاحب ایسا نہ کہیئے آریہ بنے بغیر نجات نہیں۔

طالب حق۔ تب آریہ مذہب خدا کیطرف سے نہیں کیونکہ اس دنیا کے خالق نے تو ہماری فطرت ہی ایسی بنا دی ہے کہ بغیر کسی کا حق ثابت ہوئے ہم اسکی اطاعت نہیں کر سکتے۔ پس اگر آریہ مذہب خدا کیطرف سے ہے تو وہ کیوں ہم سے وہ بات منواتا ہے جو ہماری فطرت کے خلاف ہے۔ آپ ہی تو ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ تم آپ ہی آپ ہو۔ تمہارا کوئی خالق نہیں۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ پرمیشور کی اطاعت کرو۔ آخر کیوں؟

چونکہ یہی اسوقت ہندوستان میں مشہور مذہب ہیں اس لئے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اسلام ان دونوں کے خلاف ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے اور تین ایک اور ایک تین غلط ہے اور خدا تعالےٰ زبردستی دنیا پر حکومت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ سب اشیاء کا خالق ہے رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے اگر وہ ایک دم حفاظت نہ کرے تو سب کارخانہ عالم درہم برہم ہو جائے۔ مذہب اسلام کوئی بات ہمیں نہیں بتاتا جو عقل کے خلاف ہو بلکہ وہ عقل کی راہنمائی کرتا ہے پس یہی مذہب سچا ہے۔

تصدیق المسیح

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

کل انبیاء ایک ہی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ ایک ہی قسم کا ان سے معاملہ ہوتا ہے کیونکہ وہ سب ایک ہی عہدہ پر مامور ہوتے ہیں۔ اور گو مدارج کے لحاظ سے ان میں فرق ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض آقا اور بعض خادم بھی ہوتے ہیں مگر پھر بھی ایک جنس کی وجہ سے انکا معاملہ ایک ہی سا ہوتا ہے انکی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ سب انسان ایک ہی سے ہیں سب کی آنکھیں سب کے ناک سب کے دو کان سب کے دو پاؤں غرضکہ تمام اعضا میں مشترک لیکن پھر بھی قوٰی میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ ایک دنیا میں نامور اور مشہور ہو جاتا ہے۔ دوسرا اپنے کام کو بمشکل پورا کرتا ہے غرضکہ انبیاء سب ایک درخت کے پھل ہوتے ہیں۔ گو کمیت اور کیفیت میں فرق ہو۔

اس تمہید کے بعد ہم یہ بتاتے ہیں کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک ثبوت دیا ہے اور وہ یہ کہ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ انہیں کہدے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو میں اس قرآن کو تمہیں نہ سناتا۔ اور نہ بتاتا۔ پس میں تو اس سے پہلے تم میں عمر کا ایک حصہ گزار چکا ہوں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے کہ اگر میں نے کبھی بندوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو خدا پر اب بڑھاپے میں کیوں جھوٹ باندھنے لگا۔

یہ ایک زبردست شہادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی سچائی ثابت کی ہے اور رسول کریم کو حکم دیا ہے کہ ان لوگوں سے کہو کہ اگر آج میں نے خدا تعالیٰ پر یہ جھوٹ بنایا ہے کہ وہ مجھے الہام کرتا ہے تو تم میری ساری عمر میں میرے چال چلن پر کوئی اعتراض تو کرو۔ آخر جس شخص نے ایسا عظیم الشان گناہ کیا ہے اس کا پچھلا چال چلن بھی تو خراب ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں بلکہ اسکا چال چلن بالکل درست اور بے عیب رہا ہے تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ اب بھی وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ ہے۔

ہم سلسلہ احمدیہ کے مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ یہ ثبوت درست ہے یا غلط اگر غلط ہے تو نعوذ باللہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کی سچائی ثابت کرنیکے لئے ایسی دلیل دی ہے جو درحقیقت کوئی دلیل نہیں (نعوذ باللہ من ذالک) اور اگر یہ دلیل درست ہے اور اس سے کسی انسان کے دعویٰ کی سچائی کھل جاتی ہے اور دعویٰ سے پہلے زمانہ کا چال چلن کسی انسان کی صداقت کا ثبوت ہو سکتا ہے تو سنو کہ مرزا صاحب بھی اپنے مسیح موعود ہونیکے ثبوت میں یہی دلیل دیتے ہیں کہ میرے دعوائے مسیحیت سے پہلے کے واقف ہندو بھی ہیں مسیحی بھی ہیں آریہ بھی ہیں حنفی بھی ہیں اہلحدیث بھی ہیں وہ خدا کی قسم کھا کر شہادت دیں۔ کہ کیا انھوں نے مجھے کبھی جھوٹ بولتے سنا اور کیا کبھی انہیں میری زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر آتا ہے جس میں دیانتداری کے خلاف میرا عمل ہوا اور اگر ایسا نہیں اور ہندو آریہ مسیحی سکھ مسلمان جسقدر مذاہب کے لوگ میرے واقف ہیں سب کے سب متفقہ طور پر میری صداقت اور تقوٰی کی شہادت دیتے ہیں۔ تو احمقو جس نے ایام جوانی میں بندوں پر جھوٹ نہیں باندھا کیا وہ بڑھاپے میں خدا پر جھوٹ باندھے گا۔ اور کیا کوئی ہے جس نے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کیا ہو۔ پھر اگر اس دلیل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ تو کیوں مسیح موعود کی سچائی ثابت نہیں ہوتی۔

امر بالمعروف

قادیان سے تعلق پیدا کرو

ہماری سب جماعت ایک امام کے تابع ہے چند سال پہلے مسیح موعودؑ ہم میں موجود تھے اور وہ ہمارے امام تھے اب اُن کا خلیفہ اول موجود ہے اور سب جماعت پر اسکی فرمانبرداری واجب ہے اور وہ ہمارا امام ہے۔ امام کے اصل معنے عربی زبان میں اصل اور جڑ کے ہی ہیں اسی مادہ سے ام نکلا ہے یعنے ماں جو ام اسلئے کہلاتی ہے کہ بچے اس سے نکلتے ہیں اور اسکے دودھ سے پلتے ہیں گویا وہ بچوں کی جڑ ہے جسطرح درخت اپنی جڑ کے ذریعہ رزق حاصل کرتے ہیں بچے اپنی ماں کے واسطہ سے رزق پاتے ہیں۔ کھلے راستہ کو بھی امام کہتے ہیں کیونکہ اسپر چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہیں اور کل دُنیا کا تمدن انہیں کے ذریعہ ترقی پا رہا ہے۔ امام قوم بھی امام کہلاتا ہے کیونکہ وہ اصل کیطرح ہوتا ہے اور لوگ اسکا قصد کرتے ہیں اور اسکے ذریعہ روحانی غذا انکو ملتی ہے اور اسکی اتباع سے خدا تک پہنچتے ہیں۔ پس امام ایک جڑ کیطرح ہے اور جماعت کے افراد اسکی شاخیں ہیں اور شاخیں اسوقت تک سرسبز نہیں ہو سکتیں جبتک جڑ سے تعلق نہ رکھیں پس تمام احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اکثر قادیان آتے رہیں تا جڑ سے غذا پہنچتی رہے اور انکی روحانیت کا درخت سرسبز و شاداب رہے جلسہ کے علاوہ بھی قادیان آنا چاہیئے کیونکہ ہجوم کی وجہ سے ان دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ جو دوسرے دنوں میں۔ دوستوں کو چاہیئے ایمانی ترقی کیلئے سال میں کم سے کم دو دفعہ تو علاوہ سالانہ جلسہ کے آیا کریں +

تادیب النساء

صبر

اپنے عزیزوں کی جدائی کا صدمہ ہر ایک انسان کو ہوتا ہے بہادر سے بہادر انسان جو میدان جنگ میں سینکڑوں ہزاروں کی صفوں کو چیر کر خاک و خون میں ملا دیتا ہے ایک چھوٹے سے بچہ کی وفات سے غمگین ہو جاتا ہے مگر چونکہ غم اور خوشی توام ہیں اور جو خدا ہزاروں انعام کرتا ہے اگر ایک تلخ گھونٹ بھی پلادے تو اسپر نالہ بکا قابل شرم اور نہایت بیحیائی ہے اسی لئے اسلام نے مصائب پر معمولی غم و حزن سے تو نہیں روکا کیونکہ وہ خاصۂ فطرت ہیں مگر پیٹنے اور آہ و فغاں کرنے سے منع کیا ہے مگر افسوس کہ اب مسلمانوں میں اس حکم کی پابندی مفقود ہے خصوصاً عورتیں تو نہایت بے صبری دکھاتی ہیں اور کسی رشتہ دار کی موت پر ایسا اظہار رنج کرتی ہیں کہ شرک تک نوبت پہنچ جاتی ہے صحابیہ عورتیں ایسی نہ تھیں وہ اسلام کی ایسی تبع تھیں جب حضرت حمزہ رسول کریمؐ کے چچا جنگ احد میں شہید ہوئے اور دشمنوں نے انکے ناک کان بھی کاٹ ڈالے تو انکی ہمشیرہ صفیہؓ آنحضرتؐ کی پھوپھی نے انکی لاش دیکھنی چاہی رسول کریم صلعم نے انکے بیٹے کو اشارہ کیا کہ انھیں سمجھا کر واپس کردیں تا اپنے بھائی کی شکل دیکھ کر بے اختیار نہ ہو جائیں جب انکے بیٹے نے انھیں جاکر منع کیا تو جانتے ہو انھوں نے کیا جواب دیا انھوں نے کہا ہاں بیٹے سنا ہے کہ میرے بھائی کا ناک اور کان دشمن نے کاٹ دیئے ہیں اور یہ بات خدا کے رستہ میں کچھ بھی نہیں پس جو کچھ ہوا اس سے ہم خوش نہیں ہوئے میں اس مصیبت کو برداشت کرونگی اور اسپر صبر کرونگی پھر آگے آئیں اور حضرت حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی اور انا للہ کہا اور واپس لوٹ گئیں + اے مسیح موعودؑ کی تبع عورتو کیا تم بھی ایسے ہی نمونے نہیں دکھاؤگی

تاریخ اسلام

وفات النبی

دُنیا کا سب سے زیادہ دردناک اور غمگین کرنیوالا واقعہ خاتم النبیین والرسل کی وفات کا واقعہ ہے کیسی عبرت خیز کیسی درد انگیز کیسی بے چین کردینے والی وہ موت تھی جس نے ایک شخص کو نہیں بلکہ لاکھوں کو وفات دیدی۔ اور کیسا مبارک وہ نور تھا جسکے جاتے ہی دنیا اندھیر ہو گئی +

صفر کی دو راتیں ابھی باقی تھیں کہ آپ بیمار ہوگئے کچھ دن تو حسب معمول باری باری اپنی بیویوں کے ہاں جاتے رہے مگر جب تکلیف بڑھ گئی تو حضرت عائشہ کے ہاں رہنے کی اجازت لے لی۔ پھر آپنے سب صحابہ کو جمع کیا۔ اور انہیں خطبہ پڑھا۔ اور احد کے شہداء کیلئے دُعا مانگی پھر فرمایا کہ خدا کے بندوں میں ایک بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ خواہ دُنیا میں رہنا پسند کرے یا اسے پسند کرے جو خدا کے پاس ہے تو اس بندہ نے اسے پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حضرت ابوبکر اس بات کو سمجھ گئے۔ اور رو پڑے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنی جانوں اور اپنے بیٹوں کو آپ پر قربان کردینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا۔ ابوبکر سنبھل کر بات کرو۔ اسکے بعد آپکو کچھ افاقہ ہو گیا صحابہ مطمئن ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صبح گاؤں میں کسی کام کو چلے گئے پیچھے یکلخت آپکی طبیعت بگڑی۔ اور آنکھیں پتھرا گئیں۔ اور آپ فرمانے لگے میں رفیق اعلےٰ کی صحبت چاہتا ہوں میں رفیق اعلےٰ کی صحبت چاہتا ہوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سمجھ لیا کہ آپنے موت کو پسند کر لیا ہے چنانچہ تھوڑی دیر میں آپ فوت ہو گئے آپکی وفات پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی +

اس پاک وجود کا دُنیا سے اُٹھ جانا کوئی معمولی بات نہ تھی صحابہ تو آپکے عاشق تھے انکا جو حال بھی ہوتا کم تھا۔ آناً فاناً خبر مشہور ہو گئی صحابہ جذبۂ عشق میں دیوانے ہو گئے اور لگے اصرار کرنے کہ آپ فوت نہیں ہوئے۔ حضرت عمر انکے سردار تھے۔ جب حضرت ابوبکر کو اطلاع ہوئی۔ آپ آئے اور اندر تشریف لے گئے پھر آپ کے مُنہ سے کپڑا اُٹھایا۔ اور بوسہ دیا پھر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جو موت خدا نے آپ پر فرض کی تھی اسے تو آپنے چکھ لیا ہے اب اسکے بعد تجھ پر کوئی اور موت نہیں آئیگی پھر باہر آئے حضرت عمر جوش سے بول رہے تھے آپنے انہیں منع کیا مگر انھوں نے نہ مانا پھر آپ لوگوں کی طرف آئے اور کہا جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ سن لے کہ آپ فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ تعالےٰ کے پرستار ہیں وہ سمجھ لیں کہ اللہ زندہ ہے مرا نہیں پھر یہ آیت پڑھی وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت ابوبکر کو یہ آیت پڑھتے سنا۔ تو میری حالت غیر ہو گئی اور زمین پر گر پڑا۔ اور میرے پاؤں لڑکھڑا گئے اور مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی اور میں نے سمجھ لیا کہ وہ دل و جان سے پیارا محبوب واقعی فوت ہو گیا +

آہ۔ وہ کیسی گھڑی ہوگی۔ وہ کیسی ساعت ہوگی۔ صحابہؓ کی اس وقت کیا حالت ہوگی۔ جنھوں نے آج تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کی وفات کا نظارہ دیکھا ہے وہ کسی قدر اس حالت کا اندازہ کرسکتے ہیں +

نظم حضرت مسیح موعودؑ

ذیل میں حضرت مسیح موعود کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو آجتک کسی کتاب یا اخبار میں شائع نہیں ہوئے +

اگر وہ جاں کو طلب کرتے ہیں تو جاں ہی سہی
بلا سے کچھ تو نپٹ جائے فیصلہ دل کا
اگر ہزار بلا ہو تو دل نہیں ڈرتا
ذرا تو دیکھئے کیسا ہے حوصلہ دل کا

ہر کہ بے تحقیق بکشاید دہن
خود بمیرد سے کشد بسیار تن
زہر باشد آں سخن کز مردہ است
زانکہ بے نور است و دل افسردہ است
زندگی دارد سخن کز زندہ است
ہمچو باراں زندگی بخشندہ است

لب بہ بند اے کور تا کور است دل
تا بہ پیش عارفاں گردی خجل
تا بہ گردد سینۂ تو پاک و صاف

حضرت مسیح موعودؑ کی نوٹ بک میں سے کچھ

ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک نوٹ درج کیا جاتا ہے جو اب تک کسی اخبار یا رسالہ یا کتاب میں شائع نہیں ہوا

یہ آیت قرآن شریف کی قال انظرنی الیٰ یوم یبعثون قال انک من المنظرین۔ اسمیں بعثت سے مراد روحانی بعثت ہے کیونکہ جسمانی بعثت فنا کے بعد آتی ہے۔ پھر کیونکر شیطان فنا سے بچ سکتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ روحانی بعثت کا وقت شیطان کی فنا کا وقت ہے اسی کیطرف اشارہ ہے کہ دجال مسیح کے ہاتھ سے ہلاک کیا جاویگا کیونکہ دجال سے مراد وہ قوم ہے جو شیطان کی پیرو ہے سو وہ اسکے اثر سے باہر آجائیگی اور شیطان کا تسلط اس پر سے اُٹھ جائیگا۔ اور یہی دجال کا ہلاک ہونا ہے۔ غرض شیطان کی ہلاکت کی خبر مختلف پیرایوں میں دی گئی ہے +

قرآن میں تو صرف شیطان کا نام بیان کیا گیا ہے کہ

کہ وہ یوم البعث میں ہلاک ہوگا۔ مگر حدیثوں میں بجائے شیطان کے دجال کا لفظ مرقوم ہے اور غرض دونوں کی ایک ہے۔ دجال کے مظہر پادری ہیں جو ایک طرف اپنی ہستی پر ناز کر کے خدائی کا دعوے کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خدائی کتابوں میں تصرف کر کے گویا نبوت کا دعوٰی کرتے ہیں۔ اور یہود مسلمانوں میں سے ہیں اور یہ دونوں استعارے ہیں +

پوسٹماسٹر جنرل پنجاب توجہ کریں

قادیان صوبہ پنجاب ہی نہیں ہندوستان بلکہ دُنیا بھر میں ایک مشہور جگہ ہے اس لئے کہ یہاں خداتعالےٰ نے اپنا ایک **مامور** و مرسل نازل کیا جس کے لئے دُنیا کی تمام قومیں اپنے اپنے مذہب کے لحاظ سے منتظر ہیں۔ اس مامور کی وجہ سے قادیان کو ہر طرح ایک امتیاز حاصل ہوا۔ اور یہاں کے **علمی** صیغوں نے اسقدر ترقی کی کہ محکمہ ڈاک کیطرف سے جہاں صرف پانچ روپیہ کا ایک برانچ پوسٹماسٹر تھا۔ آج وہاں ایک پچاس روپیہ کا سب پوسٹماسٹر ایک کلرک اور دو چٹھی رساں اور ایک پیکر کام کر رہے ہیں اور ڈاک بذریعہ یکہ کے آتی ہے۔ یہاں کی مقامی ضروریات نے گزشتہ سالوں میں محکمہ ڈاک کے نیکدل آفیسروں کو یہاں دو دفعہ ڈاک کر دینے پر مجبور کیا۔ اور متواتر یہ کام ہوتا رہا۔ مگر گزشتہ سال کسی غلط فہمی کی وجہ سے صرف ایک دفعہ ڈاک کو کر دیا۔ جسکی وجہ سے غیر معمولی تکلیف قادیان کی پبلک کو ہوئی۔ ہماری عادت میں بیہودہ شور و شر نہیں ہمنے اس تکلیف پر صبر کیا اور مناسب طور پر افسروں کو توجہ دلائی۔ لیکن یہ تکلیف اب حد سے بڑھ رہی ہے۔ ڈاک کی آمد رفت پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ دو ہفتہ وار اخباروں کا اضافہ ہوگیا ہے ایسی صورت میں سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ڈاک کی روانگی اور تقسیم حسب سابق دو مرتبہ ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب کے نیکدل پوسٹماسٹر جنرل ہماری اس تحریر پر توجہ فرما کر ڈاک کو دو مرتبہ کر کے کئی لاکھ کی جماعت کو خاص طور پر ممنون فرمائیں گے۔ اور اگرچہ وہ ایسا کرنے میں اپنے فرض کو ادا کرینگے ہمارا خیال ہے کہ اس تحریک کی مکرر ہمیں ضرورت نہ ہوگی +

آمد مہمانان۔ ۲۵ دسمبر شام کے کھانے میں ۱۳۷۷ مہمان شمار ہیں اور ۴۱۵ مہمان دارالعلوم میں داخل فہرست ہوئے + ۶۰ کے قریب مستورات ہیں *

گناہوں سے نجات کس طرح مل سکتی ہے

خشک عقل کے فلسفی اس عقدہ لانیحل سے ہمیشہ بہت عاجز رہے ہیں اور انکے عقول اور افہام ہمیشہ ششتدر رہتے رہے ہیں کہ دُنیا میں گناہ اور بدی کیوں موجود ہے۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ دُنیا میں یہ مرض ضرور ہے مگر دُنیاوی عقلمندوں کی عقلیں ہمیشہ حیرت کے سمندر میں غرقاب رہی ہیں اور اس کا راز معلوم کرنیسے ہمیشہ قاصر رہی ہیں جب انکی تشخیص کا یہ حال ہے تو بتائیے وہ ان کا علاج کیا بتاتے۔ وہ تو انکی تشریح میں جان دیے بیٹھے علاج کیا لکھتے۔ علماء ربانی جنکا سرچشمہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہے اسباب کی تہ کو پہنچے ہیں اور انھوں نے عینی تجارب سے اسبابت کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ گناہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے پیدا ہوتا ہے۔ گناہ ثابت کرتا ہے کہ اہل دُنیا کا کوئی فرمانروا ہے جس کے فرمان کے توڑنے سے دُنیا نافرمان بنتی اور طرح طرح کے مصائب اور محن اسے جھیلنے پڑتے ہیں تو یہ انکی تشریح اور تشخیص گناہ کے متعلق ہے۔ اس کا علاج بھی انھوں نے مجرب بتایا ہے۔ کروڑوں انسان اس کا تجربہ کر چکے ہیں مجرب نسخہ کو ضرور برتنا چاہیئے عقلمند ایسا ہی کیا کرتے ہیں ایسے نسخہ کا انکار محض حماقت پر مبنی ہوسکتا ہے۔ گناہ چونکہ خالق فطرت کے قوانین توڑنے سے پیدا ہوتا ہے بلکہ یوں بالفاظ دیگر کہہ سکتے ہیں کہ انسان کا جتنا اعتقاد باری تعالیٰ کے متعلق ضعیف اور کمزور ہوتا جاتا ہے اسی قدر انسان قانون الٰہی کو پس پشت ڈالتا چلا جاتا ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ زبردست مقتدر حاکم کے قانون کو کوئی توڑ سکے اور اسکی حکم عدولی کر سکے + پس گناہ عدم یقین اور عدم معرفت سے پیدا ہوتا ہے۔ گناہ سے نجات حاصل کرنے کا یہی طریق ہو سکتا ہے کہ کامل یقین حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے متعلق بہم پہنچایا جائے۔ یقین کی آگ تمام گناہوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ اگر انسان کا جہنم کی آگ پر اتنا بھی یقین ہو جتنا اسے دُنیاوی آگ کے جلانے پر یقین ہے تو ضرور وہ گناہ پر دلیری اور جرأت نہ کرے۔ کیا کوئی عاقل بالغ انسان عمداً آگ میں ہاتھ ڈال سکتا ہے کیا کوئی سنکھیا کھا سکتا ہے کیا کوئی سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال سکتا ہے کیا کوئی زہر کا پیالہ پی سکتا ہے کیا کوئی اپنے تئیں شیر کے آگے ڈال سکتا ہے۔ تو کیا سبب ہے کہ گناہ کے زہر سے احتراز نہیں کرتا۔ بات یہ ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ پر یقینی ایمان نہیں محض رسمی ایمان ہے معرفت الٰہی خام ہے گناہ سے نجات محض کامل یقین سے مل سکتی ہے +

کلام امیر

شجرۃ الزقوم طعام الاثیم

فرمایا۔ جوانی میں طبیعت بڑی دلیر تھی۔ بعض اوقات میں فکر کرتے کرتے دُور تک پہنچ جاتا تھا۔ ایکدفعہ ایک آتشک زدہ میرے پاس آیا۔ مینے جی میں کہا آؤ اس کا قرآن مجید سے جو **شفا** ہے علاج کریں۔ فرماتا ہے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم۔ اس لئے میں نے بیغمبری جو میں تھوہر ملا کر ٹکیاں بنائیں۔ اور اُسے ایک ٹکیہ کھلا دی۔ تھوڑی دیر سے بیمار نے یہ کہنا شروع کیا کہ مجھے تو آگ لگ گئی۔ مینے کہا گرم پانی پیو۔ غرض کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم۔ ثم صبوا فوق رأسہ من عذاب الحمیم کا نظارہ پیش نظر ہوگیا۔ آخر اسی نسخہ سے اس نے صحت پائی۔ دو ترخ میری دانست میں ہسپتال ہے۔ وہاں گندی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ جب بیمار اچھے ہوجاتے ہیں نکال لئے جاتے ہیں +

جزیہ بعض نادان جزیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اسے انتہا درجہ کا ظلم قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک قسم کا ٹیکس ہے اور ایسے ٹیکس ہر سلطنت میں ہوتے ہیں۔ مینے کپڑوں پر۔ گھوڑوں پر۔ دکانوں پر۔ غرض ہر چیز پر ٹیکس دیکھا ہے۔ مدرسہ۔ سڑکانہ۔ مالگزاری کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے۔ پھر فیس الگ۔ برخلاف اسکے یہ ٹیکس جس کا دوسرا نام جزیہ ہے۔ ایک بہت ہی قلیل رقم ہے مثلاً ایک کروڑ روپیہ کسی مسلمان کے پاس ہے تو اسے اڑھائی لاکھ روپیہ زکوٰۃ کا دینا پڑے گا مگر ایک غیر مسلم کو صرف ساڑھے چار دینے پڑینگے۔ اور اسکے معاوضہ میں اسکے جان و مال کی حفاظت کی جائیگی۔ اور مسلمان کو تو علاوہ اڑھائی لاکھ کے جان بھی دینی پڑتی ہے باوجود اس فرق بین کے پھر بھی یہ کہنا کہ مسلمانوں نے اپنی حکومت کے زمانے میں غیر مسلموں پر ظلم کیا اور ان پر جزیہ لگایا۔ حد درجے کی بے انصافی ہے +

فرمایا۔ عیسائیوں۔ یہودیوں کے علاوہ وہ مجوس بھی اہل کتاب میں داخل ہیں۔ جو وید کو کتاب اللہ مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکبر نے انکی عورتوں سے نکاح کیا۔ علماء نے اس معاملہ میں انکی کچھ مدد نہ کی۔ حالانکہ وہ عین شریعت کے مطابق یہ کام کرتا تھا۔

فرمایا۔ ایک سکھ نے مجھ سے پوچھا۔ اکبر اچھا تھا یا جہانگیر میں نے کہا۔ اکبر۔ تو وہ بہت خوش ہوا۔ جب اسکی وجہ پوچھی۔ تو مینے بتایا کہ اکبر اس لئے اچھا تھا کہ وہ بہ نسبت جہانگیر کے بہت متعصب تھا ہندوؤں میں سب سے بڑی چیز۔ ذات اور گوت ہی ہے۔ ورنہ تو تو انہیں خدا کو ماننے والے نہ ماننے والے سب قسم کے لوگ موجود ہیں۔ اکبر نے اپنی اور اپنے خاندان کی شادیوں سے اسے بھی مٹا دیا +

تازہ سی خبریں

معاملات چین ✦ سلطنت چین نے تمام طاقتوں سے درخواست کی ہے۔ کہ مقام چیلی سے اپنے اپنے سپاہی ہٹالیں۔ کیونکہ وہاں اب امن ہے

جرمنی نے چین سے ایک چینی ریلوے بنانے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔ اس میں پرسنٹر اسی ملین مارک خرچ ہونگے۔ چیف منیجر اور چیف انجینیئر جرمن ہوگا۔

رنگون ٹائمز کو خبر ملی ہے۔ کہ چین کے صوبہ یونن میں مقام تالیفو پر سپاہ نے بغاوت کر خزانہ لوٹ لیا ہے ✦

میکسیکو و جاپان اور امریکہ میں کشیدگی سی ہو رہی ہے جنرل ہورٹے نے اپنا ایک نمائندہ ٹوکیو اظہار شکریہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کا شاندار استقبال کیا گیا معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان نے میکسیکو کیلئے سامان حرب فراہم کرنے کا گذشتہ اپریل میں ٹھیکہ لے لیا تھا۔ باغیوں نے ٹورن پر دوبارہ قبضہ کر لیا ✦

حادثات کرسمس۔ کلومیٹ واقعہ مچیگن امریکہ میں ایک جلسہ کے درہم برہم ہونے سے ۸۰ جانیں ضائع ہوئیں۔

امسٹرڈم   دارالخلافہ ہالینڈ سے خبر ہے کہ ایک ریل کے پٹڑی پر سے اتر جانے کے باعث پانچ اموات اور ۱۲ زخمی ہوئے۔ وزیر اعظم کارٹ کا بھی مردوں میں ہے ✦

پینسلز اور برٹش گائنا میں آتشبازی اور آگ لگجانے سے بہت سا نقصان جان ہوا ✦

خطرہ ہند ✦ ولیسٹ منسٹر گزٹ نے خطرہ ہند کے مضامین منسڑ ٹائمز کی مخالفت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ پریس ایکٹ پر سختی سے عمل کرنے کی بجائے ہمدردی کا رنگ اختیار کیا جائے۔ اور قومی منافرت جو اصل وجہ شورش ہے دور کی جائے ✦

ہر پنامہ۔ امریکن تاجروں نے ایک ریزولیشن کے ذریعہ سے امریکن جہازوں سے دو سال تک محصول نہ لئے جانیکی شرط کو ملتوی کرنا چاہا ہے

ابی سینیا میں انگریزی کونسلخانوں کی عدالتیں ۱۹ دسمبر سے قائم ہوگئی ہیں۔

ٹرکی نے صاف کہدیا ہے۔ کہ جزائر متصل ساحل ایشیا سے بالعالی قطعاً دست بردار نہیں ہو سکتا۔

جنوبی افریقہ کی حکومت نے مسٹر گاندھی کے مطالبات نامنظور کر دئیے ہیں۔ ۳۰ امرد اور تین عورتوں کو ۳ ماہ کی سخت قید کی سزا دیگئی ہے مسٹر گاندھی نے لارڈ ایمپتل کو لکھا ہے۔ لوگوں کی خفگی بڑھ رہی ہے۔ جلدی توجہ کرو۔ وہ اپنے لیڈر کی گرفتاری کی دہائی دیتے ہیں

ہندوستان ہزہائینس آغاخان شروع فروری میں تین سال کے بعد ہندوستان تشریف لے جائیں گے۔ ان کے استقبال کی وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں ✦

کراچی ۔ کے پارسیوں نے کانگریس کی درخواست کہ پارسی لیڈر یا خیر مقدم کا گیت گائیں۔ نامنظور کردی ہے ✦

کلکتہ میں ایک مسلمان آتشبازی کے دھماکے سے جل گئے اور بیوی اور لڑکی زخمی ہیں ✦

سید وزیر حسن اور مسٹر محمد علی لکھنؤ پہونچے ہیں۔ اسٹیشن پر شاندار استقبال ہوا ✦ نواب سید محمد پریزیڈنٹ کانگرس کراچی پہونچ گئے ✦

الفضل

قادیان

۲۷ دسمبر

الاخبار والآراء

عراق عرب ایرانی ترکی سرحد کی آخری حد بندی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ سر ولیم وِلکاکس کی تجویز متعلق آبپاشی نے عملی جامہ پہن لیا ہے۔ اور ہندیہ بند کا افتتاح ہو چکا ہے۔ ترکی کمانیر بر مزی بے عرب قبائل کی ایک خطرناک بغاوت کا مختصر جنگ کے بعد قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ امیران عرب کی کانفرنس کا انعقاد ماہ صفر کی پہلی تاریخ کو کویت میں قرار پایا ہے۔ اس کا منشاء عربی قبائل و شیوخ کی باہمی خانہ جنگیوں کو مٹانا اور وسائل ترقی پر غور کرنا ہے ✦

جنوبی افریقہ جنوبی افریقہ کا مطلع سیاست ابھی گرد آلود ہے مسٹر گاندھی اور دیگر ہندی لیڈران نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے یوروپین قائمقام کمیشن تحقیقات میں شامل کئے جائیں۔ قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ اور لیڈروں کو اجازت ہو کہ جاگیروں پر جاکر مزدوروں سے آزادی کے ساتھ ملاقی ہو سکیں اور اگر یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو دس بارہ ہزار ہندوستانی سرحد عبور کر کے پُرامن مزاحمت شروع کر دیں گے۔ اخبارات اس خط کا نام از بغیر انداز حرب رکھ رہے ہیں ✦

شاہ حبش ✦ بعض بادشاہ کئی بار مرتے اور پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں یعنی سیاسی ضروریات کو مدنظر رکھکر پہلے انکی موت کو افواہاً مشہور کر دیا جاتا ہے پھر حسب اسکی تردید کر کے زندگی کا اعلان ہو جاتا ہے امیر عبدالرحمن خان کے متعلق بارہا ایسا کیا گیا تھا۔ اور یہی چال شاہ منیلک والی حبش کے متعلق چلی جاتی رہی ہے لیکن آخر میدان ادووا کا فاتح اٹلی کا زبردست حریف افریقہ کا دعادار خودمختار دیسی بادشاہ مدفون خان علیہ السلام کیطرح طبعی موت سے مرگیا۔ اور جسطرح آخرکار بعض نیکیل سیوعی الصحابہ اپنی آسمانی بادشاہی کی وفات کے قائل ہو چکے ہیں اسیطرح عدیس ابابا کی حکومت نے آخر اپنے بادشاہ کی موت کا اقرار کر لیا ہے

معاہدہ صلح ✦ ترکی و یونان کا معاہدہ صلح جسپر وزیر اعظم رومانیہ کی دراندازی کے باعث تعجیل کیجا کر بوقت نصف شب ۲۹ نومبر کو دستخط ہو گئی تھی۔ آخر ایک ماہ ظلمت میں رہنے کے بعد روشنی میں آ گیا ہے۔ اسکی ۲۶ اصل اور چند تشریحی دفعات ہیں تمام مالی امور کا تصفیہ ثالثی پر چھوڑ دیا گیا ہے ترکی باغی سپاہیوں کو یونان کیطرف سے ہو کر ترکی سے لڑے تھے معاف کر دیا ہے حکومت یونان نے سلطانی املاک و انجمن اتحاد و ترقی کی جائداد اور وقفات کے متعلق ترکی مطالبات منظور کر لئے ہیں اور مسلمانوں کو مذہبی آزادی ہوگئے برابر حقوق دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ایران جنگ کا تبادلہ۔ ایک ماہ کے اندر اندر ہو جانا قرار پایا تھا مبارک ہے۔ یہ معاہدہ بھی عہد نامہ بخارسٹ و لندن کیطرح عارضی ثابت ہوگا ✦

اخبار قادیان

۲۶ دسمبر صبح ۹ بجے مسجد اقصےٰ میں جلسہ شروع ہوا حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی کا مضمون اتحاد و اتفاق صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے بہت صفائی کے ساتھ باآواز بلند پڑھکر سنایا۔ مولانا موصوف نے آیت لمسجد اسس علی التقوی پڑھکر صدر انجمن و خلیفۃ المسیح کے تعلقات کو واضح کیا۔ اور بتلایا کہ جماعت کی ترقیات اطاعت امیر پر موقوف اور اسلام کے تمام مسائل میں کثرت میں وحدت دکھائی۔ اور پھر تمام مدات کے متعلق چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا نماز جمعہ دارالعلوم مسجد نور میں ادا کی گئی۔ خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے من کان عدواً (حضور ترجمہ ایک رکوع شروع سے سناتے ہیں اسی سلسلہ میں یہ خطبہ تھا) عجیب رنگ میں پڑھا۔ آخر میں فرمایا۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ کسی سے محبت عداوت ایک حد تک کریں اور خدا کی کتاب کی مخول نہ جانیں نماز کے بعد پونے دو بجے مخالفت کے بیاسے سید حامد شاہ نے چھوٹی سی نظم کا تحفہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور گذرانا۔ پھر جناب ثاقب نے اپنی نظم پڑھی جس میں آدم سے لیکر ابتک تمام مامورانِ الٰہی اور انکے کاموں کا ذکر تھا۔ پھر خواجہ صاحب کے لئے چندہ کی درخواست۔ خوب نظم تھی۔ ۲ بجے سے ۳ بجے تک فاضل جلیل مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر اتباع الرسل پر تھی۔ آپنے بتایا کہ خدا کی اطاعت کا یہی طریق ہے کہ اس کے فرستادہ اور قائم کردہ خلیفہ کی اطاعت کیجائے۔ پھر عام مولویوں اور ماموربن من اللہ میں فرق بتایا۔ کہ آخرالذکر نشانوں کے ساتھ اپنی صداقت کا یقین لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے ہیں۔ پھر جو چاہیں منواتے ہیں۔ پھر اطاعت اُولوالامر یعنی خدا اور پیچھے خلفاء کے تین نشان تمکین دین۔ تبدیل خوف بالامن اور یوم ابتلا جلال کے وقت بھی اللہ کی فرمانبرداری میں ثابت قدم بتاتے ہوئے خلیفۃ المسیح کی خلافت و اطاعت کیطرف متوجہ کیا۔ تقریر نہایت عالمانہ مدلل اور مسلسل تھی پھر عصر کی نماز ہوئی۔ اور پونے چار سے پانچ تک مفتی محمد صادق صاحب نے اس پاک روح کی کچھ پیاری پیاری باتیں سنائیں جسپر نازل شدہ الہام یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ ہم نے نماز جمعہ کے وقت دیکھا مولوی انوار حسین خان صاحب جو حضور سے پرانے ملنے والے ہیں۔ ان سے میں نے پوچھا۔ اسوقت پہلی بار جمعہ میں کتنے آدمی ہونگے کہنے لگے صرف چھ اللہ اکبر۔ اب یہ حال کہ جگہ نہ ملتی تھی۔ مجھ کو ذکر تھا مفتی صاحب بھی محبوب بن گئے۔ آپنے حضور مغفور کی محویت تبتل الی اللہ استغراق۔ غیرت دینی۔ طریق نماز۔ دعا۔ سخاوت کے متعلق عجیب دلچسپ واقعات سنائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ✦

نماز مغرب و عشاء جمع ہوئی اور ۸ بجے انصار اللہ کا جلسہ ہوا جس میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے انصار اللہ کے اغراض و مقاصد عام جلسہ کر کے سنائے اور ان الزامات کو صاف کیا جو ناواقفی سے کئے جاتے ہیں۔ اور انصار اللہ کو تاکید کی کہ وہ اپنے مال و جان و اوقات کو تبلیغ احمدیت میں لگائے رکھیں ✦

لاہور شہر میں کھانا کھانیوالے مہمان۔ دارالعلوم ۔ مستورات ✦ ✦ ✦ ✦

۲۱۰۰   ۵۰۰   ۲

الفضل

احمدی جماعت خدا کیلئے شہادت دے

ہم نے خدا تعالیٰ سے ایک عہد کیا ہے۔ ایک زبردست عہد جسکے توڑنیپر خطرناک سے خطرناک سزا کا ڈر ہے۔ اور جس کے پورا کرنے پر ہی ہم خدا تعالیٰ سے کسی انعام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ وہ عہد کیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت ہے۔ ہم سب نے سچے دل سے یہ اقرار کیا ہے کہ جان و مال سے زیادہ آپسے محبت کرینگے۔ اور آپکے کام کو پھیلا دینگے۔

جو لوگ حضرت صاحب کے زمانہ میں قادیان آتے جاتے رہتے تھے۔ یا جو لوگ حضرت صاحب کی تحریروں کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ اور انکے مطالعہ سے اپنے دلوں کو جام معرفت پلانے کے عادی ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت صاحب ہر ایک کتاب میں اپنے دعوائے مسیحیت کو پیش کرتے تھے۔ اور تقریر میں اپنا ذکر فرماتے تھے اور بار بار اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا کیطرف بلاتے تھے۔ کیا جو لوگ حضرت صاحب کے زمانہ میں یہاں آتے تھے کہہ سکتے ہیں کہ ایسا نہ تھا۔ کیا حضرت صاحب کی اکثر گفتگو اسبات کے دلائل پر نہ ہوتی تھی۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ کیا صبح و شام آپ اپنی مسیحیت کو پیش نہ فرماتے تھے۔ کیا ہندوؤں مسیحیوں آریوں سکھوں سب کے مقابلہ میں اپنے دعویٰ کو پیش نہ کرتے تھے کیا کوئی ہے جو خدا کی قسم کھا کر کہہ سکیگا کہ ایسا نہیں بلکہ آپ عام اسلامی مسائل بیان فرماتے اور اپنے دعویٰ کو پیش نہ کرتے تھے۔ جب ریویو آف ریلیجنز کے متعلق سوال ہوا کہ یہ تو یورپ میں تبلیغ کے لئے ہے اسمیں اگر سلسلہ کا ذکر نہ ہو تو خیر بھی لوگ لے دیں گے۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ میرے دعویٰ کے سوا اور تم کیا پیش کرو گے یہ مردہ اسلام بے جان اسلام کیا اب ہم اسی راستہ پر چل رہے ہیں۔ جسپر حضرت صاحب چلتے تھے کیا سلسلہ احمدیہ کو ہم اسی رنگ میں پیش کرتے ہیں جسمیں حضرت صاحب پیش کرتے تھے کیا حضرت مسیح موعود کے دعاوی اسی رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں جس رنگ میں آپکے ایام زندگی میں پیش کئے جاتے تھے۔

خدا کے لئے ہاں صرف خدا کیلئے اسبات کی شہادت دو کہ کیا آجکل بھی ہمارا وہی حال ہے جو اسوقت تھا۔ کیا یہی ہمارا طریق تھا۔ اگر نہیں تو کیا ہم گنہگار نہیں کیا ہم اسبات کے ذمہ دار نہیں۔ کہ حضرت صاحب کی باتوں کو پورا کریں۔

خوب یاد رکھو کہ جو طریق حضرت صاحب کا تھا۔ اسمیں ہدایت اور فلاح تھی اور جو نیا طریق ہم نکالیں گو ہمیں کتنا ہی مفید معلوم ہو آخرکار مہلک ثابت ہوگا اور ممکن ہے کہ ہمارا ایجاد کردہ طریق جماعت کو ہلاکت تک پہنچا دیں اور بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا دیں۔

پس اے جماعت احمدیہ خدا کیلئے شہادت دے۔ کہ کیا اب تو اس پہلے طریق عمل سے اپنا طریق عمل مختلف نہیں پاتی اگر پاتی ہے تو آمیں تجھے خدا کے فرستادہ کے طریق عمل کیطرف بلاتا ہوں اور اگر میرا مولا مجھے توفیق دے تو خواہ تم میری گردن پر ہو انشاء اللہ اسی طریق کیطرف تجھے بلاؤنگا جسکی طرف مسیح موعود نے بلایا میرا کام سمجھانا ہے تو مانے نہ مانے تیرا کام ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

مذاہب کے بازار میں اسلام کی فتح!

دنیا میں مختلف مذاہب ہیں اور سب کہتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ تک رسائی ہماری ہی معرفت ہو سکتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں ہندو ہو جاؤ نجات ہو جائیگی۔ یہودی کہتے ہیں یہودی ہو جاؤ دوزخ سے بچ جاؤ گے۔ نصاریٰ مسیح کے کفارہ پر ایمان لائے بغیر نجات محال قرار دیتے ہیں زرتشتی زردشت کے مانے بغیر جنت حرام سمجھتے ہیں۔ مسلمان اسلام کی اتباع حصول رضاء الٰہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اب کوئی مانے تو کس کی مانے۔

ان تمام مذاہب کا فیصلہ کرنے کے لئے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ مذہب سے غرض کیا ہوتی ہے اور ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ کسی مذہب کو مانیں۔ کیوں اپنے آپکو بعض قواعد کا پابند بنائیں۔ کیوں نہ ہمیشہ آزاد رہیں۔ اور کسی کتاب کو نہ مانیں اہل مذاہب اس سوال کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ مذہب پر چل کر خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کا حاصل کرنا ہر ایک آدمی کا فرض ہے۔ اس لئے مذہب کے بغیر گذارہ نہیں۔

اہل مذاہب کی اس بات سے ہمیں بھی انکار نہیں۔ خدا کا راضی کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ہم ضرور سچے مذہب کی تلاش کریں گے۔

جب کوئی شخص کسی چیز کے خریدنے کے لئے بازار جاتا ہے تو کیا کرتا ہے کیا ہر ایک دوکان کی تلاشی لیکر معلوم کرتا ہے کہ میری مطلوبہ شئے اس میں ہے یا نہیں؟ ایسا تو نہیں کرتا۔ بلکہ وہ دوکان کے تختہ سے معلوم کرتا ہے کہ اس دوکان میں کیا بکتا ہے۔ کسی دوکان پر لکھا ہوتا ہے یہاں جوتیاں فروخت ہوتی ہیں کسی پر لکھا ہوتا ہے یہاں کپڑا فروخت ہوتا ہے۔ کسی پر لکھا ہوتا ہے یہاں کھانے کی اشیاء بکتی ہیں۔ کسی پر لکھا ہوتا ہے یہاں سامان لیساطی کا ہوتا ہے۔ ان تختوں کو دیکھ کر خریدار کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس دکان میں گھس جاتا ہے اور سودا لے لیتا ہے یہ نہیں کہ جوتی کی ضرورت ہو تو آٹے اور نمک کی دوکان پر جا کھڑے ہوں۔ باقی دوکانوں سے اسے کچھ سروکار نہیں۔

ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے خریدار ہیں دیکھیں کونسا مذہب اس شئے کے مہیا کر دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جو مذاہب اس کے دعویدار ہوں پھر انکی تحقیقات کریں گے اور اگر کوئی مذہب رضاء الٰہی کے دینے کا دعویٰ ہی نہیں کرتا تو اس سے ہمیں کیا تعلق۔

مذاہب کے بازار میں جس مذہب سے پوچھتے ہیں۔ کہ رضاء الٰہی تمہاری کتاب پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے تو وہ یہی کہتا ہے۔ کہ ہاں ضرور حاصل ہوتی ہے ہم پوچھتے ہیں کہ سودا خریدنے سے پہلے چیز کا دیکھ لینا دانا ؤں کا کام ہے پہلے آدمی جنس دیکھ پھر سودا کرے اسلئے اے مدعیان عطاء رضاء الٰہی۔ ذرا رضاء الٰہی کا کوئی نمونہ تو دکھاؤ۔

ہمارے اس سوال کو سن کر سب مذاہب بول اٹھتے ہیں کہ اب رضاء الٰہی کہاں ملتی ہے مرنے کے بعد تمہیں وہ نظر آئیگی۔ اب تو یونہی مان لو کہ خدا خوش ہو گیا۔ لیکن ہم کیونکر مان لیں۔ کہ خدا خوش ہو گیا۔ اگر مرنے کے بعد معلوم ہوا تو پھر ہم کیا کریں گے۔ واپسی کی تو اجازت ملنے کی نہیں کہ چلو پھر دنیا میں اگر سچا مذہب اختیار کر لیں گے۔ ایک ہی دفعہ اس دنیا میں آنا ہے۔ اگر یہ سودا خراب ہوا۔ تو کیا علاج۔ سب مذاہب کہتے ہیں۔ کہ نہیں خراب نہیں ہوگا۔ تم یونہی مان لو۔ مگر ہم بے دیکھے سودا نہیں کر سکتے۔

اسلام کہتا ہے کہ میرے پاس رضاء الٰہی کے حصول کے سامان ہیں اور اگر تم مجھ سے سودا کرو۔ تو میں تمہیں جنس رضا دکھا سکتا ہوں۔ اسی دنیا ہی میں خدا تمہیں خود کہدیگا۔ کہ میں تم سے راضی ہو گیا۔ مجھ میں الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ میں اسی دنیا میں خدا کی رضا کا ثبوت دلا دیتا ہوں اب بتاؤ ہم کسکی مانیں انکی جو کہتے ہیں کہ مرنیکے بعد تمہیں ہماری سچائی کا پتہ لگیگا یا انکی جو ابھی جیتے جی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دینیکا ذمہ اٹھاتا ہے۔ درحقیقت بازار مذاہب میں اپنے دعویٰ سے ہی سب مذاہب پر غالب آگیا ہے۔

تصدیق المسیح

مسیح موعود کا ایک معجزہ

قرآن شریف ایک زندہ معجزہ ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنے وجود پر آپ شاہد ہے۔ ہر ایک دعویٰ کے ثابت کرنے کے لئے دو قسم کے دلائل دئے جاتے ہیں۔ ایک بیرونی اور ایک اندرونی دلائل سے یہ مراد ہے۔ کہ باہر کے کچھ واقعات سے نتائج اخذ کر کے اس کی صداقت ثابت کیجائے۔ اندرونی دلائل سے یہ مراد ہے کہ وہ دعویٰ خود اپنے اندر ایسی خوبیاں اور حسن رکھتا ہو۔ کہ اپنا آپ ہی ثبوت ہو۔ سو قرآن شریف جہاں سینکڑوں بیرونی دلائل کے ساتھ اپنا خدا کی طرف سے ہونا ثابت کرتا ہے۔ اور رسول کریمؐ کی رسالت کو اظہر من الشمس کر دیتا ہے اسی طرح وہ اپنی صداقت کی اندرونی شہادتیں بھی رکھتا ہے جن میں سے ایک بہت بڑی شہادت اسکی بے نظیر فصاحت ہے آج تیرہ سو سال ہو گئے ہیں۔ مگر قرآن شریف جیسی فصیح کتاب کوئی نہیں لکھی گئی۔ رسول کریمؐ کے مخالف مشرکین و یہود و نصاریٰ میں بڑے بڑے خطیب اور شعرا تھے۔ مگر کوئی قرآن شریف کے مقابلہ میں ایک آیت بھی پیش نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ اگر تمہیں شک ہے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نہیں اور آدمی کا بنایا ہوا ہے تو اس جیسی ایک سورۃ تو بنا لاؤ۔ مگر جو دو اسکی کار گر غیرت دلائی گئی۔ کہ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین مگر کوئی مدمقابل نہ بنا۔

حضرت مسیح موعود بھی چونکہ رسول کریمؐ کے غلاموں میں سے تھے آپکو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی معجزہ دیا باوجود اسکے کہ آپ ہندوستانی تھے کسی بڑے استاد سے تعلیم نہ پائی تھی عرب تک گئے تک بھی نہ تھے پھر بھی آپنے خدا تعالیٰ کی تائید سے عربی زبان میں ایسی زبردست کتابیں لکھیں جنکا جواب آجتک کوئی نہیں دیسکا اور پھر قرآن شریف کی طرح آپنے دعویٰ بھی شائع کر دیا کہ میرے مخالف اکٹھے ہو کر بھی لکھیں تو میری کتابوں کے مقابلہ میں کوئی کتاب نہ لکھ سکیں گے اور یہ میری سچائی کا ایک ثبوت ہو گا اور اس معجزہ سے ثابت ہو جائیگا کہ میری تصانیف اللہ تعالیٰ کی تائید سے لکھی گئی ہیں مگر باوجود اسکے کہ مخالفوں کو غیرت بھی دلائی گئی اور جوش بھی دلایا گیا۔ اور ہمارے سلسلہ کے مخالفین میں علماء مصر اور علماء عرب و شام اور طرابلس اور الجزائر اور مراکش بھی شامل ہیں۔ مگر کسی فرد بشر یا جماعت کو توفیق نہیں ملی کہ وہ آپکے مقابلہ میں ایک جزو بھی لکھ سکیں۔ اور اگر کسی نے لکھنے کی کوشش بھی کی تو اس حرکت پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اور وہ اپنی کتاب کے پورا کرنے سے پہلے ہلاک ہو گیا اور یہی بلا سے صداقت مسیح کا ثبوت دیگیا۔ پس اگر قرآن شریف کا بے نظیر ہونا اسکے منجانب اللہ ہونیکا ثبوت دیتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ کے ساتھ عربی میں بے نظیر کتابیں لکھنا اور مخالفوں کا باوجود بلائے جانے کے مقابلہ سے گریز کرنا اور دنیا بھر کے علماء کا ان کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہنا اسکا ثبوت نہیں کہ آپ کی کتب بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی جاتی تھیں اور آپ خدا کی طرف سے تھے۔ اور اگر یہ نہ مانو گے تو قرآن شریف کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔

تادیب النساء

عیب چینی

ہر فرقہ اور ہر گروہ کے الگ الگ عیب ہوتے ہیں۔ کچھ عیب ایسے ہیں جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مگر کچھ عورتوں سے خاص ہیں۔ عورتوں سے خاص تعلق رکھنے والے عیبوں میں سے ایک عیب چینی بھی ہے یعنی دوسرے کے عیب پکڑنا۔ بہت سے مرد ایک جگہ پر اکٹھے ہو جائیں انھیں یہ خیال بھی نہیں ہوگا کہ فلاں شخص نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ عورتیں اکٹھی ہوئیں اور جھٹ ایک دوسری پر اعتراض کرنے لگیں تیرے یہ کپڑے کیسے ہیں یہ زیور تو نے کیسا بھدا پہنا ہے علاوہ کپڑوں اور زیورات پر عیب لگانے ہی کے عادات و اطوار پر بھی لے دے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ایسے عیب نکالے جاتے ہیں جو مردوں کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکیں۔ مگر یہ ایک سخت عیب ہے اللہ تعالیٰ عیب شماری کو پسند نہیں فرماتا۔ رسول کریمؐ نے بھی اس سے منع کیا ہے ہر ایک انسان میں عیب ہوتے ہیں کون ہے جو عیبوں سے پاک ہو پھر کسی کا کیا حق ہے کہ دوسرے کی عیب چینی کرے۔ بہتر ہے کہ اس کی بجائے اپنی ہی اصلاح کرے حضرت مسیح فرماتے ہیں تجھے دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا بلا ضرورت عیب چینی سے نفع کیا ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ لڑائی ہو جھگڑا ہو اور نقار بڑھے پس اس عیب سے بچنا چاہئے۔ عیب چینی کرنے والی بہنیں سمجھ لیں کہ اسوقت ہم خود عیب دار ہو رہی ہیں ہاں ہمدردانہ رنگ میں عام طور پر نصیحت بری نہیں۔

امر بالمعروف

شکر نعمت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت ملے اس کا انسان کو شکر گزار ہونا چاہئے اور جو انعام ہو اس کی قدر کرنی چاہئے ورنہ پھر انعام چھین لیا جاتا ہے اور اس کے بعد انسان کو اس نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے بہت لوگ ہیں جو اپنی کانوں اور آنکھوں کی قدر نہیں کرتے۔ مگر جب اندھے ہو جاتے ہیں یا بہرے ہو جاتے ہیں تو پھر انھیں معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کی کیا قدر ہے اور کان خدا تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں پس مبارک وہی ہے جو آنکھ کے ہوتے انکی قدر کرے کان کے ہوتے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائے ورنہ انعام کے چھن جانے پر رونا پیٹنا کچھ نفع نہیں دیتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود ہمارے لئے ایک رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی معرفت جماعت کو عظیم الشان فتنوں سے بچایا ہے۔ اور خطرناک مصائب سے محفوظ رکھا ہے۔ آپکے سینہ میں ایک دل ہے جو ہمارے درد اور بہی خواہی سے پر ہے۔ جو نور سے معمور ہے۔ جو حکمت سے لبریز ہے۔ آپکے منہ سے ایک ایسا کلام نکلتا ہے جو ہزاروں روحانی بیماریوں کا علاج ہے جو ظلمت کو دور کر دیتا اور کلفت کو مٹا دیتا ہے۔ جو وساوس کو قطع کر دیتا ہے۔ میں نے خود اپنے کانوں سے حضرت مسیح موعود کی زبان سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ کے جو ہم پر احسان ہوتے ہیں ان میں سے ایک مولوی نور الدین صاحب کا وجود بھی ہے پس اے میرے دوستو اس وجود کی قدر کرو اور نعمت کے زمانہ میں خدا کے شکر گزار ہو کیونکہ دن کے بعد رات اور ارزانی کے بعد گرانی سنت اللہ ہے تمہارے سامنے ایک آیت ہے پس اس کی روشنی میں کچھ کما لو کیونکہ رات کو وہی کھاتا ہے جو دن کو کماتا ہے۔

تاریخ اسلام

خلیفہ سوم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ انسان ہیں جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے بیاہ دیں۔ اور اپنی زبان مبارک سے آپ کی خلافت کی خبر دی۔ اور ان فتن کی طرف اشارہ فرمایا جو آپکو پیش آنے والے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نہایت پیارے تھے شرم و حیا میں اپنی آپ نظیر تھے۔ مگر باوجود اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کے انسان ہونے کے شریروں اور بدبختوں نے آپ پر خلافت کے آخری ایام میں گندہ سے گندہ الزام لگائے۔ اور آخر دکھ دیکر آپکو قتل کر دیا۔ مگر وہ محبت جو آپکو اسلام اور بانی اسلام سے تھی مفصلہ ذیل واقعہ سے کھل جاتی ہے۔ جب حضرت عثمان بن عفان کے خلاف فتنہ بڑھ گیا اور شور ترقی کر گیا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپکے پاس آئے اور عرض کیا۔ کہ مجھے ان فتنہ پردازوں کے قتل کی اجازت دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا۔ وہ کون لوگ ہیں۔ معاویہ رضؓ نے کہا علی۔ طلحہ اور زبیر وغیرہ (آپ کی مراد یہ تھی۔ کہ ان کی وجہ سے لوگ فتنہ کرتے ہیں کیونکہ لوگوں کا خیال تھا۔ حضرت عثمان الگ ہو جائیں تو ان میں سے کسی کو خلیفہ بنائیں) حضرت عثمان نے فرمایا سبحان اللہ کیا میں رسول اللہ کے صحابہ کو قتل کر دوں بغیر کسی گناہ کے جو انھوں نے کیا۔ اور بغیر کسی خطا کے جو ان سے سرزد ہوئی حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو وہ آپکو قتل کر دیں گے حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں وہ پہلا شخص نہیں ہونا چاہتا جو رسول کریمؐ کے بعد آپکی امت میں خون بہائے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ بہت اچھا اگر یہ نہیں تو تین باتوں میں سے ایک مان لیں اول تو یہ کہ میں چار ہزار شامی کی ایک فوج مدینہ میں چھوڑ دیتا ہوں وہ آپکی حفاظت کریگی۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں انھیں کھلاؤنگا کہاں سے حضرت معاویہ نے کہا بیت المال سے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اپنی جان کے بچانے کیلئے چار ہزار سپاہی کو مسلمانوں کا مال کھلاؤں یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت معاویہ نے عرض کیا پھر آپ جتنے بڑے بڑے لوگ ہیں جنکے بھروسہ پر لوگ فساد کرتے ہیں سب کو مدینہ سے نکال دیں اور حکم دیں کہ ان میں سے دو بھی ایک شہر میں اکٹھے ہو سکیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ سبحان اللہ رسول اللہ کے صحابیوں مہاجرین کے سرداروں مجلس شوریٰ کے بقیہ کو میں ان کے گھروں سے نکال دوں اور عزیزوں سے جدا کر دوں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ حضرت معاویہ رضؓ نے کہا پھر ایک اور طریق ہے۔ کہ آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں کہ آپکی شہادت پر آپکے خون کا بدلہ لوں آپ نے فرمایا اچھا اس کی اجازت ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ حضرت معاویہ جیسے بہادر انسان کی آنکھوں میں بھی اس گفتگو پر آنسو آگئے۔ کیونکہ انھوں نے دیکھ لیا۔ کہ موجودہ صورت میں حضرت عثمان کی شہادت یقینی ہے۔ اللہ اللہ حضرت عثمان کا اتقا کیسا تھا۔ خود جان دیدی مگر رسول اللہ کے پیاروں اور صحابہ کو دکھ دینا پسند نہ کیا جس مشکل میں آپ اسوقت پھنسے ہوئے تھے اور جسطرح لوگوں نے آپکے مکان کا احاطہ کیا ہوا تھا اس کی بنا پر تو آپ مصلحت وقت کے مطابق جو مناسب سمجھتے جائز تھا مگر آپنے اپنا قتل کیا جانا پسند کیا۔ مگر مسلمانوں میں تلوار نہ چلنے دی۔

نظم حضرت مسیح موعودؑ

ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو آجتک کسی کتاب یا اخبار میں شائع نہیں ہوئے۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا۔ تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

صید کردن کار ما آمد مگر
صید خنزیران نہ سہل است اے پسر
جاں بکف در دشت خوں کامی روم
در رہِ مولیٰ فدا جان و کرم
از عدم آں کس ہمیں بخشد وجود
آں کہ خود معدوم شد گویا نبود
جان ما قربان راہ یار ما
تا مگر کاری شود این کار ما
فتح و نصرت خادم ما چوں غلام
اللہ یعلینا ولا نعلیٰ مدام

حضرت مسیح موعودؑ کی نوٹ بک میں سے کچھ

ذیل میں حضرت مسیح موعود کا ایک نوٹ درج کیا جاتا ہے۔ جو اب تک کسی اخبار یا رسالہ یا کتاب میں شائع نہیں ہوا۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں پس جب نبی پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ دعائیں کرتا ہے۔ تب ان دعاؤں کے اثر سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور وہ عذاب اگرچہ گذشتہ گناہوں کی شامت سے ہو مگر نبی کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اگرچہ کوئی مجھ سے ناواقف اور بے خبر ہو۔ یورپ میں یا امریکہ میں۔ مگر میری دعائیں اس کے عذاب کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ عذاب نہیں آتا ہے۔ جب تک میری دعائیں اس کو ظاہر نہ کریں۔ یہی معنے ہیں۔ اس آیت کے۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ۝

ایضاً

وہ خدا جو مریم کے بیٹے میں تھا۔ وہی خدا مجھ میں ہے بلکہ اپنی تجلی میں اس سے بڑھ کر۔ اور وہ بھی بشر تھا۔ اور میں بھی بشر ہوں۔ اور جس طرح دھوپ دیوار پر پڑتی ہے۔ اور اس کو روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح خدا کی پاک تجلی ولی پر پڑتی ہے۔ اس سے کوئی خدا نہیں بن جاتا۔ بلکہ عبد بن جاتا ہے۔

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

ہم کہتے ہیں۔ کہ مسیحی مذہب خدا تک نہیں پہنچا سکتا۔ ہم دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے پیارے ہیں۔ ہم مصر ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور مسیحی باطل پر۔ ہم چلاتے ہیں کہ مسیحی خدا کے بندوں کو ضلالت کی طرف بلاتے ہیں ان کی طرف مت جاؤ۔ لیکن خدا کے لئے بتاؤ۔ کہ کبھی آپ نے اتنا بھی سوچا ہے۔ کہ روحانی مردوں کے جلانے اور ڈوبتوں کو تیرانے کے لئے ہم نے کیا کوشش کی ہے۔ اچھا دور کے ممالک کو جانیدو خود ہندوستان کی ہی فکر کرتے۔ ہندوستان میں خود اتنا زہر موجود ہے کہ اس کے دور کرنے کے لئے بڑے تریاق کی ضرورت ہے۔ اور جان توڑ کوشش کے بغیر اس زہر کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے۔ مسیحیوں نے ۵ لاکھ آدمی ہندوستان میں مسیحی بنا لیا ہے۔ اور اسے یاد دلا دلا کر غیرت دلاتے تھے۔ مگر اب جانتے ہو۔ کہ ہندوستان میں کتنے مسیحی ہیں۔ آجکل ان کی تعداد ۱۶ لاکھ سے زیادہ ہے۔ پانچ ہزار دو سو یوروپین پادری تبلیغ مسیحیت کر رہے ہیں۔ اور اٹھتیس ہزار چار سو اٹھاون دیسی پادری کام کر رہے ہیں۔ مسیحیوں نے اپنے اثر کو وسیع کرنے کیلئے اور مذہب کو پھیلانے کیلئے جو سکول کھول رکھے ہیں۔ اُن میں ایک لاکھ بچانوے ہزار طالب علم تعلیم پا رہا ہے۔ اسیطرح مسیحی شفا خانوں سے ۲۰ لاکھ آدمی سالانہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (کیا ان طالب علموں اور بیماروں پر کچھ بھی اثر نہ ہوتا ہوگا۔) علاوہ ازیں بائبل یا اُس کے حصہ ہر سال دس لاکھ سے زیادہ شائع کئے جاتے ہیں۔ ان کوششوں کے باوجود مسیحی کیونکر ہندوستان میں ترقی نہ کریں۔ احمدیو اٹھو! اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے کمر ہمت باندھ لو۔ تمہارے پاس وہ تعلیم ہے۔ جسکا مسیحی مقابلہ نہیں کر سکتے مسیح محمدی کے سچے پیرو ہو۔ اور وہ مسیح ناصری کے پیرو کہلاتے تو ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اس کی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ پس اگر تم دین کے پھیلانے کے لئے اٹھو۔ تو دنیا میں کسیکو اپنا مقابل نہ پاؤ گے ❊

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

من انصاری الی اللہ

میرے دوستو! دین اسلام کو اسوقت سخت ضعف پہنچ رہا ہے اور چاروں طرف سے وہ دشمنوں کے نرغہ میں گھر رہا ہے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر اپنی صداقت کی شہادت دنیا کے ہر ملک و قوم سے دلوا رہا ہے ❊

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم میں ایک مامور بھیج کر ہمیں زندہ کیا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس کے نور سے سب دنیا کو روشن کر دیں اور بہتر ہے کہ ابتداء اپنے گھر سے ہی کریں۔ اسوقت ایک دوست نے کچھ روپیہ تبلیغ سلسلہ کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسے اسطرح خرچ کیا جائے۔ کہ جماعت کے چند آدمی جو قرآن شریف کا ترجمہ اچھی طرح جانتے ہوں۔ حضرت صاحب کی کتب انھوں نے خوب مطالعہ کی ہوں۔ تبلیغ کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اسطرح بھیجے جائیں۔ کہ انھیں ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ تجارت کے لئے دیا جائے۔ وہ مال تجارت لیکر ان علاقوں میں پھریں۔ جن میں ہم انھیں بھیجیں۔ اور اپنا گذارہ اور خرچ کرایہ تجارت سے کریں۔ اصل روپیہ محفوظ سمجھا جائیگا۔ اور وہ ہمارا ہی ہوگا۔ اسوقت زیادہ تر ضرورت راجپوتانہ ممالک متوسط بہار۔ بنگالہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ اور حیدر آباد کے علاقوں میں ہے۔ انہی میں سے کسی علاقہ میں انکو بھیجا جائیگا۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے نیک دل اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے بخوشی پیش کریں گے۔ اور اپنے ناموں سے مجھے اطلاع فرمائیں گے۔ پھر جو صاحب مجھے زیادہ موزون معلوم ہوں گے۔ اُن کو بھیجا جائیگا۔ مفصل شرائط سے بعد میں اطلاع دیجائیگی۔ تبلیغ اور تمام تبلیغ کے متعلق ایسے لوگوں کو میری ہدایت کے ماتحت چلنا ہوگا۔ میرے دوستو! حضرت صاحب کے اس درد کو یاد رکھو۔ کہ

مے سزد گر خون ببارد دیدہ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالئ اسلام و قحط المسلمین

اور خدا کے لئے ثابت کردو۔ کہ مسیح موعودؑ کی جماعت میں قحط المسلمین نہیں۔ بلکہ اس کے طفیل ہزاروں لاکھوں دین کے لئے عیش و طرب کی زندگی کو چھوڑنے کے لئے آمادہ ہیں ❊

تا توانی جہد کن از بہر دین با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفرین

والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد

حضرت علیؓ کی نصیحت مالک اشتر کو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک اشتر کو والئے مصر بناتے ہوئے جو نصائح کہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ "خبردار خود پسندی کے قریب نہ جانا۔ اور جس چیز کو پسند کرو۔ اس پر بھروسہ نہ کرنا۔ اور اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہونا۔ کیونکہ یہ شیطان کے مکائد میں سے مضبوط فریب ہے۔ جس سے وہ محسنوں کے احسان برباد کر دیتا ہے ❊❊

ہم نے الفضل کا دائرہ خرچ جلسہ پر صرف اسلئے برداشت کیا ہے کہ آپ الفضل خرید کر فضل سے حصہ لیں

کلام امیر

فرمایا۔ میرے نزدیک حضرت عمرؓ کی یہ پہلی غلطی تھی کہ بڑے بڑے قیدی جو آئے۔ تو انھیں وہیں رکھ لیا۔ بڑے بڑے مخالفوں کو دار الخلافہ میں رکھنا بہت خطرناک بات ہے۔ آخر اس کا نتیجہ آپ کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا ❊

فرمایا۔ بخاری کی احادیث پر اگر سرسری نظر کی جائے۔ تو امام کے اختیارات کا علم ہوتا ہے۔ ایک موقعہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لو قد جاءنا مال البحرين قد اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا۔ اسی طرح ایک خون بہا حضور نے بیت المال سے دلا دیا۔ فعقله النبي صلى الله عليه وسلم من عنده اب کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کیوں چٹی پڑی۔ بس امام نے صدر انجمن کے دفتر سے دلا دیا ❊

فرمایا۔ آدمی بات تو منہ سے نکال بیٹھتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے غلطی ہوگئی۔ مگر اس غلطی کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔ انصار کے نوجوانوں نے مال کے متعلق ایک بات کہی۔ حضور نے فرمایا اب تم قیامت تک سلطنت سے محروم رہو گے۔ البتہ حوض پر مجھے ملنا۔ وہاں تمھیں اجر ملیگا ❊

فرمایا۔ یہ جو سودیشی بدیشی لئے پھرتے ہیں۔ لتجری الفلك فيه بامره ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون نے اس کا قلع قمع کر دیا۔ جہاز تو اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ اور تبادلہ اشیاء کے لئے۔ پس ان سے فائدہ اٹھانا مومن کا کام ہے۔

وسخر لكم ما في السموات وما في الارض جميعا منه۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے۔ وہ سب مومن کے لئے ہے چاہیئے کہ اس سے فائدہ اٹھائے ❊

فرمایا۔ میں بیمار ہوگیا۔ اور لوگ میری صحت سے ناامید تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا۔ کہ یہ تو صحت سے ناامید ہیں اور میں تجھے ایک لڑکا بخشنے والا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنی غریب نوازی سے ۷۴ سال کی عمر میں مجھے لڑکا بخشا ❊

فرمایا۔ سب سے پہلے جو رسول آیا۔ اُس کے بارے میں لوگوں کو کیا کیا مشکلات پیش آئے ہونگے۔ مگر اس کے بعد کے رسولوں کے پہچاننے میں اتنی مشکل نہ تھی۔ پھر علے الخصوص جناب سید المرسلین کی شناخت میں تو کوئی دقت نہ ہو سکتی تھی۔ اسی لئے فرمایا۔ "ما كنت بدعا من الرسل" اسی طرح اب جو ہمارا مسیح تھا۔ اس کے بارے میں لوگوں نے عبث جھگڑا کیا۔ اس سے پہلے کئی نبی آچکے۔ پھر کئی مجدد بھی ہوگئے۔ علے ہذا القیاس تمہارا خلیفہ بھی تم میں موجود ہے اس کی نافرمانی کا انجام بھی [illegible] ❊

تازہ برقی خبریں

رُوس اپنی افواج کے بڑے حصّہ کو شمالی ایران سے ہٹا لینے پر آمادہ ہوگیا ہے کیونکہ حکومت ایران نے ایرانی کاسک بریگیڈ متعینہ تبریز کی تعداد ۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ کر دینے اور ۱۲ مزید رُوسی افسر بڑھانے منظور کر لئے ہیں +

مکسیکو کے باغیوں نے اپنی سرگرمیوں کو فروری تک ملتوی کر دیا ہے۔ جنرل ہورٹا کے نمایندہ کو شہنشاہ جاپان نے جاپانی پارلیمنٹ کے سامنے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے ساتھ جاپان کا اتحاد دن بدن زیادہ مضبوط ہو رہا ہے +

حادثات

ایک انگریزی جہاز مغربی ساحل مراکو کی خشکی پر چڑھ گیا۔ موروں نے ملاحوں پر گولیاں چلا کر انکو زخمی کر دیا۔ دو جنگی جہاز مدد کو پہنچ گئے ہیں +

رود بار انگلستان میں ایک ڈچ جہاز ایک انگریزی جہاز سے ٹکرا گیا۔ دونوں کو نقصان پہنچا +

روما سے خبر ہے کہ آتش بازی کی آگ سے ۱۴ آدمی ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے +

ترکی صدر اعظم سے روسی اور جرمن سفرانے ملاقات کر کے ایشیا کوچک کے اصلاحات کے متعلق دریافت کیا۔ باب عالی کو یقین ہے کہ ایک غیر ملکی مشیر کی بجائے دو اجنبی انسپکٹر جنرل مقرر کر دینے سے مشکلات کا سد باب ہو جائے گا + فرانسیسی وزیر خارجہ نے فرانس و ترکی معاہدہ و مراعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا فرانس سلطنت ترکی کے بڑے بڑے صوبجات کی علیحدگی کو بے پرواہی سے نہیں دیکھ سکتا۔

جنوبی افریقہ کے تمام اخبارات مسٹر گاندھی کی روش کو خطرناک بتاتے ہیں۔ مسٹر موصوف نے جنرل سمٹس سے ملاقات کی درخواست کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ مشکلات کے حل کی کوئی نہ کوئی تدبیر ہو گی۔ ہندوستانی اپنے ارادوں پر قائم ہیں۔ حضور وائسرائے نے بھی کلکتہ کی ایک تقریر میں کمیشن تحقیقات منظور کر لینے کا مشورہ دیا ہے گورنمنٹ ہند کا نمایندہ دوران تحقیقات میں موجود رہے گا +

لارڈ ہارڈنگ کے زمانہ عہدہ میں ابھی دو سال باقی ہیں۔ آپ اس سے پہلے ریٹائر نہیں ہونگے۔ آپنے کلکتہ میں اہم تقریریں کی ہیں +

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس آگرہ ۲۶ کو شروع ہو گیا ۳۰ دسمبر سے لیگ کا جلسہ شروع ہوگا۔ لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام پر اظہار مسرت کا ریزولیوشن پاس ہوا + انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس بھی ۲۶ تاریخ کو شروع ہوا۔ نماز جمعہ کے وقت اجلاس ملتوی کیا گیا۔ مسلمان سالہائے ماقبل کی نسبت زیادہ شریک ہوئے ہیں۔ صرف ۶۰۰ ڈیلیگیٹ شامل ہوئے ہیں۔ اکثر انارکسٹوں کی دھمکیوں کے باعث شامل نہیں ہوئے +

الفضل
قادیان
۲۸ دسمبر

اخبار قادیان

۲۷ دسمبر کے جلسہ میں پہلے خواجہ صاحب کا مضمون ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے باآواز بلند خوب سمجھا سمجھا کر سنایا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ تمام ترقیات کا مدار قربانیوں پر ہے۔ قرب الٰہی چاہتے ہو تو قربانی کرو۔ پھر اپنے انگلستان کے کام کے متعلق بیان کیا۔ کہ اس کے ذریعہ حضرت اقدس کا کشف پورا ہوگیا۔ چوہدری فتح محمد صاحب کے علیل رہنے کا ذکر کرتے ہوئے کسی اور بزرگ کے بھیجے جانے کی استدعا تھی۔ اخیر میں ڈاکٹر صاحب نے امداد کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ ہم نے اشاعت اسلام کا ٹرسٹ فنڈ الگ قائم کیا ہے۔ تا دوسرے لوگوں کو ابتلاء پیش نہ آئے۔ چند احباب نے اٹھ کر چندہ جمع کیا۔ چار سو چودہ روپیہ اور کچھ آنے ہوئے۔ اس کے بعد میر حامد شاہ صاحب نے اپنی نظمیں سنائیں جو پیام صلح میں چھپ چکی ہیں۔ اتنے میں بارہ بج گئے اور صاحبزادہ صاحب کی تقریر تقویٰ کے حصول کے ذرائع پر ہوئی۔ آپنے بتایا۔ کہ تقویٰ فرمانبرداری کا نام ہے۔ (واتقوا اللہ واسمعوا) اور فرمانبرداری محبت یا خوف سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے لئے دو سامان ہیں۔ آسمانی اور زمینی۔ آسمانی انبیاء کی بعثت ان کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے ہاتھ میں ایک بجلی کی سی طاقت رکھتے ہیں جو ان سے چھوتا ہے پاک ہو جاتا ہے اس پر صحابہ کی مثال دی۔ زمینی اسباب (والذین جاھدوا فینا) سے ثابت ہیں۔ (۱) صحبت صادقین (۲) نفس کا محاسبہ (۳) گناہوں پر پشیمانی (۴) باوجود اسباب کے مہیا کے اللہ پر توکل (۵) استخارہ روزانہ یا ہفتہ وار (۶) دعاؤں میں لگا رہنا۔ (۷) تھوڑی نیکی کی توفیق ملنے پر بہت شکر (۸) تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر (۹) نمازوں سے اصلاح چاہنا۔ (۱۰) حق جل شانہ کے انعامات و عذابات کا مطالعہ یہ تقریر جسے سن کر لوگ وجد میں آرہے تھے۔ سوا بجے ختم ہوئی پھر لوگ مسجد نور میں گئے اور نماز ظہر و عصر جمع ہوئی۔ بعدہٗ حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی۔ آپنے دنیا میں اختلاف کا وجود اور باوجود اختلاف کے اعتصام بحبل اللہ کی ضرورت بتاتے ہوئے ارشاد کیا کہ اسوقت دنیا حبل اللہ (قرآن مجید) کے خلاف زور لگا رہی ہے دوسری طرف تم ہو اگر تم میں اختلاف ہو گا۔ تو رستہ حریف لیجائیگا۔ پھر اسباب تفرقہ اور قرآن مجید کی تفسیر کے اصول فرمائے بقیہ تقریر کا دوسرے روز وعدہ فرمایا حضور نے قوم کے عرفا و علماء کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائی تھی۔ اس لئے جن بہت سے لوگوں تک آواز نہیں پہنچی وہ مطمئن رہیں کہ بزرگان قوم انہیں کلمات طیبات پہنچا دیں گے۔ پھر جو مدین مقروض ہیں۔ انکی طرف توجہ دلائی۔ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ نے لنگر خانے کا ساڑھے چار ہزار قرض۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور نے مقبرہ بہشتی کا پانچ ہزار۔ مولوی شیر علی صاحب قادیان نے ایک ہزار منشی فرزند علی صاحب فیروزپور نے مدرسہ احمدیہ کا بارہ سو قرض اپنی اپنی جماعتوں کیطرف سے ادا کر دینے کا وعدہ کیا اسیطرح مدار قرض میں جماعت وزیر آباد نے پانسو۔ شیخ محمد حسین صاحب سب جج میرٹھ نے پانسو ملک شیر محمد صاحب کشمیر نے اڑھائی سو جماعت گوجرانوالہ نے تین سو۔ مالیر کوٹلہ۔ سائل پور۔ مظفر نگر سو سو دینے کا وعدہ کیا۔ علاوہ نو سو پچیس روپے پانچ آنے نقد جمع ہوئے جسمیں ایکہزار جماعت سیالکوٹ کا تھا پھر حضور نے ارشاد کیا۔ کہ سلسلہ کا اول اخبار مدین الحکم ابتلاء میں ہے اسکی اور بدر کی اور الحق دہلی کی امداد کیجائے۔ علاوہ ازیں انجمن ترقی امرتسر میں چندہ دینے کو پسند فرمایا۔ اور تحریک کی کہ دین سیکھنے کیلئے جو طلباء آتے ہیں۔ انکے لئے احباب اپنی پرانے کپڑے اور جوتی وغیرہ بھیجدیا کریں۔ میر ناصر نواب صاحب کے بادی مہم فرمایا۔ کہ روپیہ کے معاملہ میں وہ بڑے دیانتدار ہیں۔ مسجد نور و دار الضعفاء انہی کے جمع کئے ہوئے چندہ سے بنے ہیں۔ اور شفاخانہ کے لئے روپیہ دی چکے ہیں۔ میں نے خود پانچ چھ سو کے قریب انھیں چندہ دیا ہے اگر میں ان پر یقین نہ کرتا۔ تو نہ دیتا۔ قرآن مجید کے انگریزی و اردو ترجمہ کی اشاعت کے لئے پچیس ہزار کی ضرورت بتلائی۔ اور فرمایا کہ انگریزی نوٹ چودہ پارے اور اردو ترجمہ چار پارے میں مولوی محمد علی صاحب سے سن چکا ہوں۔ اور اسمیں میں نے توجہ و محنت سے اصلاح کی ہے پھر کچھ نکاح ہوئے +

مولوی عبد الصمد صاحب و ڈاکٹر محمد حسین صاحب امرتسری و ثاقب صاحب و میر صاحب نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں۔ دن غروب ہوا اور جلسہ برخاست ہوا۔ احمدیہ کانفرنس کا وقت ۷ سے ۹ بجے تک تھا۔ سات آٹھ احباب کی موجودگی میں بحث کی بعض تجاویز سنائی گئیں۔ اور ساتھ ہی منظوری کی آواز آئی پھر انجمن کی آمد کو بڑھانے کا سوال پیش ہوا۔ اتنے میں اور احباب بھی آگئے۔ ایک صاحب نے کہا سب اخبار بند کر کے ایک اخبار جاری رکھا جائے۔ تا انجمن کی آمد بڑھ جائے۔ یہ تجویز ملتوی ہوئی پھر قرار پایا کہ واعظ بارسوخ مقرر کئے جائیں جو چندہ کی تحریک کرتے رہیں۔ اور ضلع وار فہرست اسماء احمدیان مرتب کریں تا ان سے باقاعدہ چندہ وصول ہو سکے۔ ہمارا خیال ہے آئیندہ کے لئے مناسب ہے کہ یا تو سال بھر کی تمام ضروری تحریکات بذریعہ اخبارات یا دوسرے احباب کی طرف سے پیش ہوں یا قاعدہ اچھی طرح بحث ہوا کرے یا اس اجتماع کا نام جلسہ ملاقات رکھا جائے۔ اور برگزیدہ دوست ایک جگہ اکٹھے ہو کر کچھ باتیں کر لیا کریں۔ بہرحال تیس چالیس منٹ میں کانفرنس ختم ہوئی۔ مستورات میں اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے بہت پُر جوش تقریر کی۔ خواتین کو ان کے فرائض سے اطلاع دی۔ مہمان ۳ ہزار سے متجاوز ہیں۔ خواتین کے کھانا کھلانیکا انتظام حضرت ام المومنین رضی فرماتی ہیں ÷ ÷ ÷

آپ الفضل کیلئے ضرور خریدار مہیا کریں +

باہتمام میرزا عبد الغفور بیگ منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب مدیر و پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کیلئے شائع ہوا +

الفضل

مسیح موعودؑ کی رائے پر اپنی رائے قربان کردو

اے احمدی! سن کہ تو احمدی کیوں ہے۔ تجھ میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے تو احمدی کیوں کہلاتا ہے دیگر لوگ احمدی کیوں نہیں کہلاتے آخر تو نے کونسی تبدیلی پیدا کی کہ حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی۔ وہابی۔ چشتی۔ قادری۔ سہروردی۔ نقشبندی کی بجائے تجھے لوگ احمدی کہتے ہیں۔ اور تو اسمیں اپنا فخر سمجھتا ہے تو پہلوں سے جدا کیوں ہوا تو نے اپنے عزیز اور رشتہ دار کیوں چھوڑے کیا تیری ان سے کوئی عداوت تھی؟ پھر کیا بات ہے کہ تو احمدی ہو گیا؟ تو جانتا ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ خدا کیطرف سے ایک کرنا پھونکی گئی اور خدا نے چاہا کہ دنیا سے ایک نیا عہد باندھے رب العالمین نے تمام دنیا کے خالق و مالک نے چاہا کہ دنیا کی سعید روحوں کو پھر ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھا کرے پس تو نے اس کرنا کو سنا اور سمجھا کہ یہ میرے رب کی طرف سے ہے تیرا دل بے اختیار ہو گیا اور تیرا قلب خوشی سے بھر گیا تیری آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور تو نے کہا کہ مجھے ہاں کیا مجھ جو نہایت کمزور اور گنہگار ہوں خدا نے یاد کیا ہے کیا میرے مالک نے مجھے بلایا ہے تو خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ بے چین ہو کر اٹھا اور جسطرف سے آواز آ رہی تھی اسطرف کو بھاگا۔ اور دیکھ کر تیرا آنا تھا ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ تھا جو اپنے آپکو مسیح موعود کہتا تھا۔ اور خدا نے اسے بھیجا تھا۔ تو نے اس سے اپنا پیوند کیا اور اپنے سب عزیزوں اور رشتہ داروں کو ترک کر دیا۔ اور اسکے بعد لوگوں نے ہر قسم کی تکلیفیں دیں گالیاں سنیں مگر اپنا قدم پیچھے نہ ہٹایا۔ بلکہ خدا کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کیا اور تو نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا۔ کہ خدا نے تیری مدد کی اور ہمیشہ اپنے انعامات کی بارش تجھ پر کرتا رہا +

اے احمدی بتا کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے تیرا کیا فرض ہے۔ کیا تیرا یہ فرض نہیں کہ تو اس راہ کو اختیار کرے جسے مسیح موعودؑ نے کیا تھا کیا یہ تیری پہلی ڈیوٹی نہیں کہ مسیح موعودؑ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے اور اسکے منشاء کو پورا کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرے ہاں کیا اسکے سوا تیرے لئے کوئی اور بھی راہ کھلا ہے خدا کی قسم دنیا نے تجھ کو ذلیل کر دیا ہے اور تیرے قتل کو مباح قرار دیا ہے تیرا مال لوٹنا جائز کر دیا گیا ہے اگر اب تو خدا کو بھی ناراض کرے تو تیرا کہاں ٹھکانا ہے للہ اپنی حالت پر غور کر اور مسیح موعودؑ کے کاموں کی اتباع کر ایسا نہ ہو دشمن تجھ پر غلبہ پالے اور سوئے ہوئے شکاری کی طرح تیرا حال ہو جسے ریچھ آ کر مار دیتا ہے تو اپنے آپکو بچائے رکھ تا دشمن تجھ پر فتح نہ پائے میرے دل میں تیری نسبت ایک درد ہے۔ اور وہ درد مجھے مجبور کرتا ہے کہ حق بات تجھے پہنچا دوں۔ گو حق بات کا سننا ہر ایک انسان کا کام نہیں مگر میں تجھ پر بدظن نہیں ہوں ضرور ہے کہ جب تو خدا کی باتوں کو سنے تو انہیں مان لے کیونکہ تیرے اندر ایک نور ہے جو مختلف موقعوں پر تیری رہنمائی کرتا ہے +

اے احمدی تو خدا کا چنا ہوا سپاہی ہے پھر لوگوں سے کیوں ڈرتا ہے اور کیوں انکی پناہ میں آنا چاہتا ہے مسیح موعودؑ تو ایسا نہ کرتا تھا پھر تو کیوں اپنی مرضی کو اسکی مرضی پر قربان نہیں کر دیتا۔ کیا تیرا فرض نہیں کہ تو بھی ایسا کرے دیکھ ایک دردمند دل تجھے نصیحت کرتا ہے جو ہمیشہ تیرا خیر خواہ موجود نہ رہیگا اس موقعہ کو غنیمت جان اور پاک کو ناپاک سے مت ملا کیا اچھا ہوا دودھ اور اچھا دودھ کوئی ملاتا ہے پھر تو کیوں اپنے اچھے دودھ کو غیروں کے پھٹے ہوئے دودھ سے ملا کر برباد کرتا ہے خدا کے پیغام کو ماننے والا اور اسکا انتظار کرنے والا برابر نہیں ہو سکتے پس تو جسے خدا کے پیغام کو مانا ہے یقین رکھ کہ غلبہ تجھ کو ہے +

ان الدین عند اللہ

الاسلام

اسلام کی سچائی پر ایک تاریخی شہادت

لوگ پوچھتے ہیں کہ اسلام کی شہادت کا ثبوت کیا ہے اور کونسے دلائل ہیں جنکی بناء پر اسلام کو خدا کیطرف سے مانیں ہم ایسے تمام لوگوں کو آج ایک نہایت سیدھا اور آسان طریقہ بتلاتے ہیں جس سے وہ سمجھ سکیں گے کہ اسلام واقعی خدا کیطرف سے ہے + اسوقت دنیا میں مستقل مذہب بہت سے ہیں یہودیت ہے۔ مسیحیت ہے۔ زردشتی مذہب ہے۔ ہندو ازم ہے۔ جین مت ہے۔ بدھ مت ہے کنفیوشس کا مذہب ہے جو چین میں رائج ہے۔ ٹیوٹس کا مذہب ہے کہ وہ بھی چین میں رائج ہے شنٹو ازم جاپان کا مذہب ہے +

ان تمام مذاہب کی تاریخوں کو دیکھو کہ سب کے سب اسلام سے پہلے کے مذہب ہیں اور انمیں سے کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جو اسلام کے بعد شروع ہوا ہو۔ گویا اسلام سے پہلے بہت سے مذہب گذر چکے ہیں خواہ جھوٹے ہوں یا سچے۔ ابھی اس سے سروکار نہیں پھر سب سے آخر میں اسلام شروع ہوا۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خوب پھیلایا حتیٰ کہ اسوقت اسلام کے ماننے والے کم از کم بیس کروڑ بتلائے جاتے ہیں +

اسلام کی ابتداء سے آجتک کہ تیرہ سو سال کا عرصہ ہو گیا ہے کوئی نیا مذہب نہیں شروع ہوا۔ مختلف مذاہب میں فرقے ہوئے ہیں۔ مگر کوئی مستقل مذہب جو مذاہب مذکورہ کی طرح استقلال رکھتا ہو۔ اور مذاہب میں شمار ہونے کے قابل ہو کوئی نہیں۔ سکھوں کو پیش کیا جا سکتا تھا۔ مگر باوا نانک کے مسلمان ثابت ہونے سے وہ بات بھی جاتی رہی۔ پس اسلام کے بعد کوئی نیا مذہب نہیں شروع ہوا۔ کیا اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہو جاتی۔ کہ

۱۔ اسلام میں وہ طاقت ہے اور یہ ایسا صاف مذہب ہے کہ اس کے ظاہر ہونے کے بعد کسی نئے مذہب کی مجال نہیں ہو سکی۔ کہ بڑھ سکے۔ ہاں پچھلے مذاہب قائم رہے۔ کیونکہ بہت سے آدمی جس مذہب میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی میں مر جاتے ہیں۔ اور اپنا مذہب تبدیل کرنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام سے پہلے مذاہب نے قدامت پسندی کے طفیل اپنی جان بچائے رکھی ہے۔ مگر اسلام کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو یہ طاقت نہیں ہو سکتی۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں کوئی نیا مذہب پیش کرے۔ کیونکہ یقیناً وہ اس کام میں ناکامیاب ہوتا۔ ورنہ بات کیا ہے کہ اسلام سے پہلے تو ہر پانچ چھ سو سال میں دنیا کے کسی نہ کسی طبقہ میں کوئی نیا مذہب پیدا ہو جاتا۔ مگر اسلام کے بعد تیرہ سو سال میں کوئی نیا مذہب ظاہر نہیں ہوتا تو یہ ہوئی عقلی بات +

۲۔ دوسرا نتیجہ الہیات کے جاننے والوں کے لئے یہ نکلتا ہے کہ سب مذاہب اصل میں خدا کیطرف سے تھے۔ گو بعد میں بگڑ گئے۔ اور خدا کیطرف سے ہونیکے باعث ہی دنیا میں پھیلے ورنہ جھوٹا مذہب نہیں پھیل سکتا۔ اور جب ایک بگڑا تو دوسرا مذہب آیا۔ مگر اسلام چونکہ بگڑا ہی نہیں کیونکہ ہر زمانہ میں مجددوں نے اسے تازہ رکھا اس لئے اس کے بعد کوئی اور مذہب آیا۔ کیا یہ دونوں نتیجے بالکل صاف نہیں۔ اور کیا ان سے اسلام کی صداقت تاریخی شہادت سے نہیں ثابت ہوتی ++

تصدیق المسیح

جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے

جھوٹا پولیس میں پکڑا جاتا ہے جھوٹا تحصیلدار گرفتار کیا جاتا ہے جھوٹا ڈاکٹر سزا پاتا ہے۔ گورنمنٹ کے کسی عہدہ کا جھوٹا عہدیدار اپنے کردار کا خمیازہ بھگتتا ہے۔ اور بغیر سزا کے نہیں بچتا پھر کیا خدا پر جھوٹ بولنے والا اور اس کی نسبت وہ بات منسوب کرنیوالا جو اُس نے نہیں کہی بالکل کورا چھوٹ جائیگا؟ کیا مہربان باپ نہیں بلکہ رحیم رب اپنے بندوں کو ظلمت اور تاریکی میں چھوڑ دیگا۔ کہ بھیڑیئے انہیں کھا جائیں اور درندے انہیں نوچ لیں؟ کلا

توریت میں لکھا ہے جھوٹا نبی دار پر لٹکایا جائیگا۔ خدا پر افترا باندھنے والا قتل کیا جائیگا اور اس میں کیا شک ہے کہ خدا پر جھوٹ باندھنے والے اور جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکا دینے والے کی یہی سزا ہونی چاہیئے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ اگر یہ ہم پر جھوٹ باندھتا اور ہماری طرف سے نہ ہوتا۔ تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی ایسا نہ نکلتا جو اُسے اس سزا سے بچا سکتا۔ اور اس دلیل سے قرآن شریف نے رسول کریمؐ کی صداقت پر مہر لگائی ہے + پس اس دلیل صداقت کو مسیح موعودؑ پر بھی چسپاں کر کے دیکھ لو کہ کیا اس نے اپنے دعویٰ کے بعد اتنی لمبی عمر نہیں پائی جتنی رسول کریمؐ نے پائی تھی۔ یا تو یہ اقرار کرو کہ یہ دلیل ہی غلط ہے۔ اور یا یہ مانو کہ مسیح موعودؑ خدا کی طرف سے تھا۔ ورنہ اور کوئی تیسری صورت نہیں کیا ہمارے مخالف اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے وہ قرآن شریف اور خاتم النبیین کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ جبکہ جھوٹے نبی کے تباہ اور برباد ہو جانیکی اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے اور جو تباہ نہ ہو اُسے سچا قرار دیتا ہے۔ تو پھر کیوں مرزا صاحب علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کو سچا نہیں سمجھا جاتا۔ خدارا ذرا غور تو کرو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخالف کتنے تھے۔ اور آپ کسطرح تنہا تھے۔ پھر کسطرح لوگوں نے آپکو قتل کرنے کے منصوبے کئے۔ اور خون کے مقدمہ میں پھنسانا چاہا اور طرح طرح سے دکھ دینا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپکو بچایا۔ اور تیئیس سال زندگی دیکر وفات دی۔ تا آپکی صداقت ثابت ہو جائے اگر وہ نعوذ باللہ جھوٹے تھے تو کیوں جب لوگ آپکے قتل کئے جانیکے درپے تھے اور پھانسی چڑھوا دینے کے خواہاں تھے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مرد دیکر قرآن شریف کو سچا نہ کیا۔ آپکا ہلاکت سے بچ جانا اور باوجود دشمنوں کی دشمنی کے ہر آفت سے محفوظ رہنا ایک بین ثبوت ہے۔ کہ آپ خدا کیطرف سے تھے۔ اور اپنے دعویٰ میں صادق تھے ورنہ کبھی آپ ان آفات سے جو آپ پر نازل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ نہ بچ سکتے مگر آپ ہر آفت سے بچے ہر مصیبت سے آپ کو نجات ہوئی۔ اور دشمن ناکام رہے۔ کیا اب خدا تعالیٰ میں یہ طاقت نہیں رہی۔ کہ جھوٹے نبی کو تباہ اور ہلاک کر دے۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ خدا اب بھی طاقت ور ہے۔ مگر سچوں سے وہ سلوک نہیں کرتا۔ جو جھوٹوں سے۔ پس کیونکر ممکن تھا۔ کہ وہ اپنے مسیح سے جھوٹے نبیوں کا سا سلوک کرتا +

تاریخ اسلام!!

سچے مرید

اگر کسی شخص نے سچے مرید اور کامل متبع دیکھنے ہوں۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھے۔ جو اپنے جان و مال کو رسول کریمؐ کے نام پر قربان کر دینے میں ذرا دریغ نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ عضل اور قارہ دو قبیلوں کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری قوم اسلام کے قریب ہے۔ آپ کچھ آدمی بھیجیے۔ جو انھیں دین اسلام سکھائیں۔ آپنے انکی درخواست پر چھ صحابہ کو حکم دیا۔ کہ وہاں جاکر انھیں اسلام سکھائیں۔ اور قرآن شریف پڑھائیں ان صحابہ کا عاصم بن عاصم کو امیر بنایا +

جب یہ لوگ صحابہ کو لیکر چلے تو راستہ میں ان سے شرارت کی اور عہد شکنی کرکے ہذیل قبیلے کے لوگوں کو اکسایا۔ کہ انھیں پکڑ لیں۔ انھوں نے ایک سو آدمی ان چھ آدمیوں کے مقابلہ میں بھیجا صحابہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ کفار نے ان سے کہا کہ وہ اتر آئیں وہ انھیں کچھ نہ کہیں گے۔ حضرت عاصم نے جواب دیا کہ انھیں کافروں کے عہد پر اعتبار نہیں وہ نہیں اتریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہماری حالت کی رسول اللہ کو خبر دیدے۔ مگر چھ میں سے تین آدمی کفار پر اعتبار کرکے اتر آئے۔ مگر جب انھوں نے ان کے ہاتھ باندھنے چاہے۔ تو ایک صحابی نے انکار کر دیا۔ کہ یہ تو خلاف معاہدہ ہے۔ مگر وہاں معاہدہ کون سنتا تھا۔ اس صحابی کو قتل کر دیا گیا۔ باقی دو میں سے ایک کو صفوان بن امیۃ نے جو مکہ کا ایک رئیس تھا خرید لیا اور اپنے غلام نسطاس کے ساتھ بھیجا۔ کہ حرم سے باہر اس کے دو بیٹوں کے بدلہ قتل کر دے۔ نسطاس نے قتل کرنے سے پہلے ابن الدثنۃ (اس صحابی) سے پوچھا۔ کہ تجھے خدا کی قسم سچ بتا۔ کہ کیا تیرا دل چاہتا ہے۔ کہ تمہارا رسول اسوقت یہاں ہمارے ہاتھ میں ہو اور ہم اُسے قتل کریں۔ اور تو آرام سے اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں میں بیٹھا ہو ابن الدثنۃ نے جواب دیا۔ کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ہوں۔ جہاں اب ہیں (یعنی مدینہ میں) اور ان کے پاؤں میں کوئی کانٹا چبھے۔ اور میں گھر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اس بات کو سنکر ابوسفیان جو اس وقت تک اسلام نہ لایا تھا۔ وہ بھی متاثر ہو گیا۔ اور کہا کہ میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے +

یہ وہ اخلاص تھا۔ جو صحابہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تھا اور یہی وہ اخلاص تھا جس نے انھیں ایمان کے ہر ایک شعبہ میں پاس کرا دیا تھا۔ اور انھوں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ اے احمدی جماعت کے مخلصو! تم بھی مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک رسول کریمؐ اور پھر ماموروقت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسی ہی محبت نہ رکھو + + + +

امر بالمعروف!

اطاعت امام

خدا رحمت کرے اور اپنے بیش از بیش برکات نازل فرمائے ان پاک نفوس پر جن کو خدا نے اپنی رضامندی کا سرٹیفکیٹ بایں الفاظ مرحمت فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور والذین اتبعوھم باحسان فرما کر انکی متابعت اپنی رضامندی کے حصول کا ذریعہ بنایا +

انکی اطاعت کا یہ حال تھا۔ کہ ایک خطبہ میں حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں بیٹھ جاؤ ایک برگزیدہ صحابی رستہ چلتے یہ حکم سنتا ہے اور وہیں بیٹھ جاتا ہے اور نہیں پوچھتا کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ بیت المقدس کیطرف منہ کرکے نماز پڑھی جاتی ہے حکم نازل ہوتا ہے کہ اب خانہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑھا کرو صحابی سنتے ہیں اور نماز ہی میں اُس (خانہ کعبہ) کی طرف منہ پھیر لیتے ہیں اور اسوقت یہ بحث نہیں شروع کر دیتے کہ تحویل قبلہ کیوں ہوئی۔ یہ تھی اطاعت اس اطاعت کا انھوں نے اجر بھی پایا۔ بس اپنی پیاری جماعت کو یہ باتیں سناتا اور انھیں بتاتا ہوں کہ تمام ترقیات دنیوی و آخروی اطاعت امام میں ہیں۔ ہر روز نماز پنجگانہ میں یہی تعلیم عملی طرح دیجاتی ہے کسطرح کثیر التعداد لوگ ایک امام کے ارشاد پر چلتے ہیں یہاں تک کہ اگر اس سے کوئی غلطی بھی ہو جائے تو مخالفت کرنیکا حکم نہیں بلکہ صرف ادب سے اشارۃً اطلاع دینیکی اجازت ہے۔ یہ روزانہ سبق جو سکھایا جاتا ہے۔ اس پر عملدرآمد فرمایئے + + +

تادیب النساء

شوہر کی اطاعت

حضرت ہاجرہ کا قصہ کوئی قصہ نہیں ایک تاریخی واقعہ ہے جب ان کے قابل تعظیم باستباز عظیم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام انکو فرماتی ہیں کہ آپکے لئے میری یہ تجویز ہے کہ ایک وادی غیر ذی زرع میں اپنے بچے کے ساتھ چلی جاؤ تو وہ بغیر کسی عذر و بحث کے آپکے ساتھ روانہ ہو پڑتی ہیں۔ اور بے نظیر صبر و ہمت سے کام لیکر اکیلی رہجاتی ہیں۔ اور اس بات کا فکر نہیں کرتیں کہ ہمارے کھانے کا کیا بندوبست ہوگا۔ اور ہمارے رہنے کا کیا انتظام اور ہماری حفاظت کون کریگا۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا اجر دیتا ہے۔ ان کے لئے ایک چشمہ بہاتا ہے ان کی حفاظت کے اسباب پیدا کرتا ہے پھر دیکھئے ایک وقت تو وہ تھا جب کہ وہاں پانی پلانے کے لئے کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ یا اب یہ وقت ہے کہ وہاں ہر سال اسقدر مومنین صالحین جمع ہوتے ہیں کہ دنیا کے کسی مقام پر خدا کی عبادت کے لئے نہیں آتے اس مکان کو اللہ نے وہ برکت دی۔ کہ دنیا کے کسی عبادت خانے کو یہ شرف حاصل نہیں یہ سب اس نیک بی بی کے صبر کا اجر ہے۔ مبارک ہیں وہ بیبیاں جو اپنے نیک دل راستباز شوہروں کی اطاعت کرتی ہیں۔ مرید اور پیر کے تعلقات کی مثال بھی یہاں دیدی گئی ہے +

لطیفہ

حضرت عمرو ابن العاص بڑے پایہ کے صحابی ہیں۔ اسلامی فوج میں سے آپ پہلے جرنیل تھے جنھوں نے صرف ۱۰ ہزار فوج سے رومیوں کی ایک لاکھ فوج کو خطرناک شکست دی۔ اس کے بعد اسلامی فتوحات کا ایک دروازہ کھلگیا جسے خدا کے فضل سے کوئی دشمن نہ بند کر سکا۔ آپ اسلام لانے سے پہلے بھی اپنی قوم میں بڑے معزز تھے چنانچہ حبشہ کو ہجرت کرجانیوالے صحابہ کے وجود خدا پل کر کیطرف سے بادشاہ نجاشی کیطرف گیا تھا۔ اس میں آپ بھی شامل تھے جب آپ مسلمان ہو گئے تو کفار کو آپ کا اسلام لانا بہت برا معلوم ہوا اور چاہا۔ کہ جسطرح ہو آپکو پھر اپنے دین پر واپس لائیں۔ اور آپکو سمجھانے کے لئے ایک آدمی آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپنے ایسی لطیف طرز سے اس سے مباحثہ کیا۔ کہ وہ اپنا سا منہ لیکر چلا گیا۔ عمرو بن العاص + کیا ہم زیادہ ہدایت یافتہ ہیں؟ یا اہل فارس اور رومی؟ (ہم سے مراد مشرکین تھے)

رسول قریش + ہم زیادہ ہدایت یافتہ ہیں + عمرو بن العاص + دنیا ہمارے پاس زیادہ ہے۔ یا انکے پاس؟ + رسول قریش۔ دنیا تو انہی کے پاس زیادہ ہے + عمرو بن العاص۔ بس یہیں سے اسلام کی سچائی کھل جاتی ہے کیونکہ اگر ہم دین میں ان سے افضل ہیں لیکن دنیا انہی کے پاس ہے۔ اور مرنے کے بعد کوئی جزا سزا نہیں تو اچھے ہونیکا فائدہ کیا ہے مجھے تو اسی سے معلوم ہو گیا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ درست ہے کہ اچھے لوگوں کو بدلہ دینے کیلئے کوئی اور زندگی ہونی چاہئے اور جب حق کھلگیا تو باطل پر اصرار سے کیا فائدہ +

منتخب اقوال

حضرت معاویہؓ کا قول تھا۔ اہل مکہ نے رسول کریمؐ کو مکہ سے نکالا تھا۔ اس لئے مکہ کبھی خلفاء کا صدر مقام نہ ہوگا۔ اور مدینہ کے لوگوں نے حضرت عثمان کو قتل کیا ہے پس خلافت کبھی اہل مدینہ میں نہ آئیگی اور ہوا بھی ایسا ہی +

سلیمان بن عبدالملک کا قول تھا: اے لوگو اللہ کی کتاب کو اپنا رہنما بناؤ اور اس کے حکم کو مانو اور کتاب اللہ کو ہی اپنا افسر سمجھو کیونکہ وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی ناسخ ہے لیکن اسے منسوخ کرنے والی کتاب نہ آئیگی۔ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو آپنے یہ تقریر کی "اے لوگو قرآن شریف کے بعد کوئی کتاب نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں خبردار ہو کر سنو کہ میں کوئی قاضی نہیں بلکہ میں تو حکم کی تعمیل کرنیوالا ہوں میں کوئی نئی بات لیکر نہیں آیا بلکہ میں تو خود کسی کا فرمانبردار ہوں۔ اور میں تم سے اچھا نہیں بلکہ تم سب سے زیادہ بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہوں اور اگر کوئی شخص ظالم و حاکم کے پاس سے بھاگ جاوے تو وہ ظالم نہیں کہلا سکتا خوب کان کھولکر سن لو۔ کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف کسی انسان کی اتباع نہیں کرنی" + عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے اگر حق کے ہوتے ہوئے لوگوں کی اصلاح نہیں ہوتی۔ تو خدا بھی انکی اصلاح نہیں کریگا۔ اسیطرح آپ فرماتے لوگوں کو اپنے گناہوں کے مطابق سزا دو نہ اپنی خواہش کے مطابق +

مسلمان بادشاہوں کا انصاف

***

خلیفہ منصور نے سوار ابن عبداللہ قاضی بصرہ کو حکم بھیجا کہ فلاں جرنیل اور فلاں تاجر کا آپس میں تنازعہ ہے تم جرنیل فوج کے حق میں فیصلہ کر دو۔ اور اس کے مطالبہ کو پورا کر دو مگر قاضی نے بادشاہ کے حکم کی پرواہ نہ کی۔ اور کہدیا کہ تاجر کا حق میں جرنیل کو کسطرح دلا سکتا ہوں۔ اور بادشاہ کو بھی یہی جواب لکھ بھیجا۔ بادشاہ نے اُس کے جواب میں قاضی کو لکھا "مجھے اس خدا کی قسم جو ایک ہے۔ کہ تجھے وہ مال جرنیل کو دلانا پڑیگا۔ قاضی نے بادشاہ کے اس سخت حکم کے جواب میں جو قسم کے ساتھ تھا۔ بادشاہ کو لکھ بھیجا کہ مجھے بھی اس خدا کی قسم ہے جو واحد ہے کہ میں کبھی تاجر سے مال نہیں لونگا۔ جبتک اسکے خلاف حق ثابت نہ ہوگا +

جب منصور کو یہ جواب پہنچا۔ تو بجائے غضب کرنے کے خوشی سے اسکا دل بھر گیا۔ اور اس نے کہا۔ خدا کی قسم تو نے (قاضی سوار نے) زمین کو عدل سے بھر دیا۔ اور اب تو میرے قاضی بھی مجھے حق کے مقابلہ میں ڈانٹ دیتے ہیں +

محبت کس طرح بڑھتی ہے

دلوں کی حالت کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ یہ محسن کی طرف خود بخود منجذب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خواہ کوئی محسن ہو۔ اور خواہ وہ کسی قسم کا احسان کرے۔ خواہ مخواہ دل کو اس سے خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ سلیم الفطرت انسانوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ اس میں کسی برہان عقلی کی ضرورت نہیں۔ فطرت کے قوانین بڑے زور سے اس کی گواہی اور شہادت دے رہے ہیں جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا۔ دلوں کی جبلت اس قسم کی بنائی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے احسان کرنے والے سے ضرور محبت پیدا کرتے ہیں۔ دنیا میں انسان اکیلا زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ یہ سوشل حیوان ہے۔ رہبانیت فطرت انسانیہ کے سخت مخالف اور متضاد ہے۔ اسی لئے خالق فطرت کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام رہبانیت اسلام میں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مذہب اسلام عین فطرت کے مطابق ہے۔ اور فطرت صحیحہ رہبانیت کو دور سے سلام کر رہی ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہو سکتا تھا۔ کہ اسلام میں اس کا جواز ہوتا +

خوب غور کرو۔ اور خوب سوچو۔ محبت کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ حسن یعنی خوبی کی یا احسان کی۔ بعض لوگ کسی کے حسن کے شیدا اور لٹو ہو کر اس کی دام محبت کے قفس میں قید ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کے دل کسی کے احسان کے شکار ہو جاتے ہیں۔ فطرت سلیم اس کی ہرگز تکذیب نہیں کر سکتی جب یہ امر ہے۔ تو کیا ہم انسانوں پر واجب اور ضروری نہیں ہے۔ کہ ہم اس ذات پاک کے حسن اور احسانات کا مطالعہ کریں کیوں ہم اپنی فطرت کے جذبات پاک سے عمدہ کام نہ کریں۔ جبکہ خالق فطرت نے ان کو اسی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھ کر قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعماء کے ذکر سے رکوع کے رکوع بھر دئے ہیں۔ یہی ایک بات قرآن کی صداقت کے لئے کافی دلیل ہے کہ اس نے خالق حقیقی کے ساتھ محبت بڑھانے کے لئے کتنے سہل طریق دنیا کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اب یہ مسلم کا فرض ہے۔ کہ قرآن کریم کا مطالعہ محض اس غرض سے کرے۔ کہ قرآن نے کسطرح حسن الہٰی کو پیش کیا ہے اور کسطرح احسانات الہٰی کا نقشہ اور فوٹو کھینچا ہے۔ یہ تمام خوبصورت اشیا جو ابصار کے لئے نضارت کا سامان بہم پہنچاتی ہیں۔ یہ کس نے بنائی ہیں۔ یہ عجیب مناظر قدرت کس نے پیدا کئے۔ یہ دنیا کی اشیاء کے حسن اور ملاحت کس کی کاریگری کا نتیجہ ہیں۔ تمام لوگوں کے احسانات تب مترتب ہو سکتے ہیں۔ اگر خدا کے محض فضل و کرم سے ہم دنیا میں صحیح اور تندرست جامہ وجود میں ملبوس ہو جائیں۔ اگر خدا ہمیں پیدا نہ کرتا تو ہم تعیشات اور لذات دنیوی اور اخروی سے بالکل محروم رہتے ہیں غرضکہ خدا سے محبت بڑھانے کے لئے حسن الہٰی اور احسان الہٰی کا مطالعہ ضروری ہے + + + +

کیا نام محمدؐ پیارا ہے

اے محمد رسول اللہ کے شیدائیو! اے احمد عربی کے فدائیو اے خاک عرب سے الفت کرنیوالو! کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ شاہ عرب کے نام میں کونسی کشش تھی۔ جو منکروں کو مومن اور مومنوں کو دلدادہ شیدا بناتی تھی۔ وہ کونسی بات تھی۔ جو اس کے خدام کو جانیں قربان کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ کیا تم کو یاد ہے کہ ملک عرب کی گرم ریت پر ایک برہنہ انسان لٹایا گیا۔ اور اس کے جسم میں ببول کے کانٹے چبھوئے گئے۔ پھر اس سے کہا گیا۔ کہ محمدؐ کے نام سے پیار کرنا چھوڑ دو۔ لیکن اس محب صادق نے اس خیال باطل پر اپنی تکلیف کو ترجیح دی۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ حضرت کعب بن مالک اپنی غلطی کے لئے دربار نبوی سے مورد عتاب ہوئے اور تمام صحابہ بلکہ کعب کی بیوی نے بھی میاں سے بول چال ترک کر دی اور اس حالت میں ایک مسیحی شہزادے نے اس مومن کو محمد رسول اللہ کے نام سے ترک الفت کرنے کی ترغیب دی۔ مگر اس خادم محمدؐ نے اُس کے خط کا جواب، اسی کاغذ کو تنور میں پھینکنے سے دیا۔ ہاں کیا ایک مسلمان اس امر کو فراموش کر سکتا ہے؟ کہ حضرت ام حبیبہ نے اپنے باپ تک سے کہدیا تھا۔ کہ "دیکھو رسول اللہ کی چٹائی پر بت پرست نہیں بیٹھ سکتا۔ اور کیا یہ امر پوشیدہ ہے؟ کہ وصال نبوی کے بعد جب حضرت بلال کو اذان کہنے پر مجبور کیا گیا۔ تو وہ محمد رسول اللہ کا نام کہنے کے ساتھ ہی یاد محبوب کے مارے بیتاب ہو کر بے ہوش ہو گئے۔

ہاں دوستو! بتاؤ تو وہ بات کیا تھی جس نے یہ باتیں پیدا کر دیں۔ اسکا جواب احمدی کے لئے بہت آسان ہے۔ کیونکہ اس نے بروز محمد کا زمانہ پایا۔ اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی مصداق جماعت کو دیکھا۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ جس بات نے غلام احمد کی بھیڑوں کو زمین کابل میں ذبح کرایا۔ اور جس بات نے سینکڑوں بندگان خدا کو ترک وطن اور ترک اموال پر مجبور کیا۔ اور جس کشش نے قادیان کو مرجع عالم بنا دیا۔ وہی بات اور کشش شاہ عرب سرور انبیا میں اپنے کمال کے ساتھ موجود تھی۔ کیونکہ بروز احمد فرماتا ہے +

بد ترگمان وہ ہم سے احمد کی شان ہے۔ جسکا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے + اور پھر فرماتا ہے "پاک ہے وہ رسول جسکی غلامی کیطرف یہ منسوب کیا گیا" +

پیارو! اگر آپ ذرا سا غور کر کے دیکھو تو آپ معلوم کریں گے کہ محمد و بروز محمد کو پیارا بنانے والی بات ان کا

ایمان اور محبت الہٰی تھی

اسی نے اسم محمد میں اثر مقناطیسی رکھدیا ہے۔ اسی کا باعث ہے کہ گئے گذرے زمانہ میں بھی جاہل بدوی "صل علی محمد" کی آواز سنکر تلوار میان میں کر لیتا ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ رسول عربی کا نام آتے ہی ایک مسلمان کے لبوں پر بے اختیار مفصلہ ذیل کلمات جاری ہو جاتے ہیں اللہم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وخلفائہ اجمعین

چمٹ گئی لب سے لب لیا نام محمدؐ جو
اس نام سے بڑھ کر میٹھا کیا ہے

بس لئے خدا کی پیاری احمدی جماعت! تو نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی عظمت کے لئے ایک ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔ اور مناسب ہے کہ ہر وقت حکم خدا کے ماتحت محمد صلعم کے نام کی عظمت کا خیال رکھو اور رکھو +

حضرت جمیع خصائل منتخب اقوال صلے اللہ علیہ وآلہ

عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے اور سلیمان بن عبدالملک کا جنازہ پڑھ کر لوٹے تو سخت مغموم تھے۔ آپ کے غلام نے پوچھا۔ کیا وجہ ہے کہ آپ مغموم ہیں آپ نے جواب دیا۔ جو شخص میری جیسی حالت میں ہو اسے غمگین ہی ہونا چاہئے امت محمدیہ میں سے کوئی نہیں۔ جس کی نسبت میں یہ نہ چاہتا ہوں کہ اس کا حق اسے پہنچا دوں۔ اور وہ مجھے اس کے بارہ میں لکھے بھی نہیں اور مطالبہ بھی نہ کرے۔ (یعنی طلب اور سوال کے لوگوں کے حق نہیں

ملیحہ جی + + + +

کاروائی ۲۸ دسمبر

چونکہ عام طور پر یہ اطلاع نہ تھی۔ کہ جلسہ مسجد نور میں ہوگا یا مسجد اقصےٰ میں۔ اس لئے دیر تک لوگ ادہر ادہر مارے مارے پھرتے رہے۔ آخر سوا گیارہ بجے کے قریب مسجد نور میں کاروائی شروع ہوئی۔ رپورٹ مولوی شیر علی صاحب نے مختصر طور پر سنائی۔ جو یہ ہے +

دو پیسے چندہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والی قوم کے آگے کچھ بڑی بات نہیں۔ کیونکہ اس عہد کا مفہوم تو یہ ہے کہ ہمارے دینی چندے دنیاوی اخراجات سے زیادہ ہونگے۔ اور یہ تعریف روپیہ کا تیسواں حصہ دینے پر صادق نہیں آسکتی +

کل آمد اس سال کی ایک لاکھ چورانوے ہزار تین سو ایک روپیہ ہے۔ جو سال گذشتہ سے چون ہزار دو سو چوراسی روپے زائد ہے۔ اور کل خرچ اس سال کا دو لاکھ ۷ ہزار چودہ روپیہ ہے جو سال گذشتہ سے اٹھتر ہزار نو سو ستاون روپے زیادہ ہے۔

اس سال صیغہ اشاعت اسلام میں قریب تین ہزار کے بیت المال میں ایک سو روپیہ سے زائد اور مقبرہ بہشتی میں قریباً ایک سو روپیہ کے کمی واقعہ ہوئی +

آمدنی کے تین ذرائع ہیں۔ مستقل چندے جو لنگر خانہ، ہائی سکول مدرسہ احمدیہ۔ اشاعت اسلام جوان چہار مدات کے لئے ہوتے ہیں ان میں دہم حصہ آمد اور چندہ شفاخانہ ملا کر اس سال اٹھائیس ہزار تین سو ترپن روپے گیارہ آنے ایک پائی وصول ہوئے۔ جو بہ نسبت سال گذشتہ دو سو پندرہ روپے کم آئے +

اس سال کے اخیر میں ذیل کے تیرہ صیغوں میں سے ۷ صیغے مقروض ہیں + بیت المال ۲۱۷۴۔ تعمیر ۳۸۱۰۔ اشاعت ۸۳۳۔ متفرقات ۱۲۹۸۔ مقبرہ ۲۵۱۸۔ مدرسہ احمدیہ ۱۴۴۰۔ بورڈران ۱۴۷۴ کے مقروض ہیں۔

دہم حصہ آمد میں اس سال ۱۵۴۸ روپے ۱۲ آنے اور چندہ شفاخانہ میں جو قوم کے ڈاکٹروں کے ذمے ہے۔ ۲۷ روپے ۸ آنے ہوئے۔

غیر مستقل چندے یعنی: چندہ جلسہ سالانہ۔ عید فنڈ۔ شرط اول ساکین یتامیٰ۔ تعمیر۔ مستقل فنڈ میں اس سال چھبیس ہزار چھ سو ننیسٹھ روپیہ نو پائی وصول ہوئی۔ سال گذشتہ سے چھ سو تین روپیہ زائد مساکین کے لئے دو ہزار نو سو ترانوے روپے چھ آنے چار پائی آئے۔ مگر یتامیٰ کے لئے بارہ سو بیالیس روپے بارہ آنے آئے جو پچھلے سال سے سات سو سینتالیس روپے کم ہے۔ تعمیر میں اٹھارہ ہزار دو بتیس روپیہ پانچ آنے گیارہ پائی آئے +

اس کے علاوہ دیگر متفرق ذرائع کی آمد اٹھتر ہزار چھ سو ستاون روپے دس آنے ایک پائی ہے جو سال گذشتہ سے قریباً ساڑھے چودہ ہزار روپے زیادہ ہے +

زکواۃ میں بھی اٹھارہ سو روپے کی زیادتی ہوئی۔ فیس ہائی سکول بھی چار سو بڑھی ہے۔ سرکاری امداد تعمیر میں تیرہ ہزار آٹھ سو کی زیادتی ہے +

اس سال صیغہ اشاعت کی آمد دس ہزار آٹھ سو ستائیس روپیہ دو آنے گیارہ پائی ہے۔ ۲۱۳۰ انگریزی ریویو کے پرچے ممالک غیر میں مفت جاتے رہے۔ ۱۰۰ جلد رسالہ اسلام دس جلد ٹیچنگز آف اسلام شاہان عالم کو بطور تحفہ بھیجا گیا۔ غلبت الروم کی پیشگوئی پورا ہونے پر چار ہزار ٹریکٹ انگریزی اردو مفت تقسیم ہوا۔ چار سو انتیس روپے چار آنہ خواجہ صاحب کو مسلم انڈیا کی امداد میں بھیجا گیا۔ کل خرچ سال گذشتہ سے چار ہزار روپیہ زیادہ ہے۔ جسکی وجہ ۲۹۰۰ روپیہ عملہ کے خرچ میں زیادتی چھ سو روپیہ ترجمۃ القرآن کا خرچ ہے۔ چار سو گیارہ روپیہ پر ایک ٹائپ رائیٹر خریدا گیا ہے۔ مد عملہ کا خرچ سات ہزار تین سو اکاون روپیہ ہے۔ جو گذشتہ سال سے دو ہزار نو سو گیارہ روپے زیادہ ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب ریویو کی ترقی کا جس قدر انہیں حق تھا۔ دیا گیا +

شاخہائے صدر انجمن کی تعداد ۱۴۳ ہے +

دس انجمنیں ایسی ہیں۔ جن سے ایک ہزار روپے سے زیادہ وصول ہوا۔ شہر لاہور کا چندہ سات ہزار دو سو اٹھارہ اور تمام ضلع سیالکوٹ کا چندہ دوسرے درجہ پر ہے۔ ہورچہ پچھلے سال سے کم ہے تیسرے درجہ پر۔ (اور بلحاظ اس کے کہ وہ ایک گاؤں میں رہنے والے چند غریب ہیں۔ اول درجہ پر) صرف قریہ قادیان ہے۔ جس کا چندہ ۲۸۵۰ ہے۔ (ابھی تمام احمدیان دارالامان سے باقاعدہ چندہ وصول کرنے کا انتظام نہیں ورنہ اس سے ڈیوڑھا ہو) اور اگر ضلع گورداسپور میں وصولی چندہ کا بندوبست ہو تو سب سے بڑھ جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چوتھے درجہ پر صدر انجمن احمدیہ مردان ۱۹۸۱۔ پھر لائل پور ۱۵۷۷ پھر وزیر آباد ۱۴۹۸ پھر فیروزپور ۱۴۴۹۔ پھر پشاور ۱۲۹۵۔ پھر راولپنڈی ۱۲۴۴ (پچھلے سال سے ۸۰۲ زیادہ) دسویں درجے پر حیدر آباد دکن ۱۲۵۶ روپے گیارہویں درجہ پر شملہ ۱۰۴۰ +

اس بات کا ثبوت کہ اگر احباب باقاعدہ کوشش شروع کریں۔ تو چندہ کہاں تک بڑھ سکتا ہے۔ یہ کہ سرگودہ سے گذشتہ سال ۹۴ وصول ہوئے۔ اور اس سال ۵۸۷ روپیہ۔ مانگٹ اونچے ۳۵۳ روپے۔ اور جہلم سے ۲۳۷ روپے +

اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب اپیل کے لئے کھڑے ہوئے۔ فرمایا۔ کہ ۱۸ ہزار صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغوں پر قرض تھا جس میں سے ساڑھے تیرہ ہزار کا تو انتظام ہو چکا۔ ساڑھے چار ہزار باقی رہ گئے۔ میں نے اس لئے کہا۔ کہ جو وعدے آپ نے امام کے سامنے کئے۔ وہ بہر حال ضرور پورے کریں گے۔ اور مسلمانوں کی تو آجکل یہ حالت ہے۔ کہ حق نے فرمایا کنتم خیر امت اخرجت للناس۔ یعنی تم ایسا گروہ ہو۔ کہ لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو۔ مگر یہ مسلمان آجکل خود فسق وفجور میں مبتلا ہیں۔ مسلمانوں کے حق میں فرمایا۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ یعنی جدہر تمہاری توجہ ادہر ہی خدا کی توجہ مگر اب یہ حال ہے۔ کہ مسلمان جدہر منہ کریں ادہر ہی ناکامی +

مسلمانوں کے بارے میں آیا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین مگر اب تو ہر مقام پر مسلمان ہی ذلیل دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے اسباب بہت سے بتائے جاتے ہیں۔ مگر کامل طبیب وہ ہے۔ جو بیماری کی جڑ کو شناخت کرے۔ وہ مسیح موعود تھا۔ جس نے اسے معلوم کیا۔ اور اس لئے ہم سے عہد لیا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے +

قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم الآیۃ یعنی اگر تم اللہ کی راہ میں مال وجان خرچ کرنے سے اپنے متعلقین ومال واسباب کو محبوب سمجھتے ہو۔ تو امر اللہ کے منتظر رہو۔ وہ امر اللہ کیا ہے۔ یہی جو آیت کے اخیر میں ہے۔ ناکامی اور ذلت۔ مگر اس پر حافظ نذیر احمد خان صاحب حاشیہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ آیت صدر اول کے مسلمانوں کے لئے تھی جب علماء کا یہ حال ہو۔ تو عوام کا حال آپ خود معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن خدا نے ایک قوم کو چن لیا۔ جو اس آیت کو اپنے حق میں سمجھتی ہے۔ اس نے جس قدر دین کو مقدم کیا۔ اس سے بہت زیادہ برکات دیکھے۔ دنیا کے تمام مشنوں کی تاریخ پڑھ ڈالو۔ اور پھر خواجہ صاحب کے معاملہ میں غور کرو۔ ایک اکیلا شخص لنڈن میں جاتا ہے۔ وہاں اوائل میں اس کی حالت ایسی تھی۔ جیسی بیابان میں ایک پکارنے والے کی۔ آخر اس کا صدق واخلاص مثمر ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کے اس اعتراض کا عملی طور پر جواب ملتا ہے۔ جو کہتے تھے۔ کہ مذہب اسلام ذلیل لوگوں کے لئے ہے۔ اور عیسائی اعلیٰ کمیونٹی کے لئے حالانکہ اسلام میں تو لارڈ داخل ہوتے ہیں۔ اور عیسائیت میں ادنیٰ طبقے کے لوگ۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ اگر تم ایک قدم خدا کے لئے اٹھاؤ گے۔ تو خدا تمہاری طرف دس قدم اٹھائیگا تم اپنے فرض کو پہچانو۔ تمہاری مثال مزدور کی ہے۔ اور مزدور بھی ایسا جو آفتاب کے نمودار ہونے کے وقت کام پر لگایا گیا ہو۔ اور شام تک اس نے تمام کام

کرنا ہو۔ ایسے مزدور کو کوئی گالیاں دے۔ یا پیچھے سے تھپڑ مارے۔ تو اگر وہ اُس سے لڑنے لگیگا۔ تو اس کا ضروری کام رہ جائیگا۔ اس لئے تم اپنے کام سے کام رکھو۔ اور مناقشات کو چھوڑ دو۔ بعدہٗ آپ نے مدرسہ کے ہال کی دیواروں کی طرف اشارہ کیا۔ کہ اگر ان پر چھت نہ ڈالی گئی۔ تو ٹیڑھی ہو جائینگی۔ اس کے لئے ایک ہزار روپیہ کم از کم چاہیئے بابو رحمت اللہ صاحب مردان نے پانچسو روپے بھیجدینے کا وعدہ کیا۔ باقی ۵۱۰ روپے اسوقت وصول ہو گئے۔ یہ رقم میر حامد (؟) کے سپرد ہوئی۔

ظہر کی اذان کے بعد شیخ عبد القدوس صاحب نومسلم مولوی فاضل نے اوتاروں پر اپنا ایک مضمون پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لائے۔ اور بعد جمع ظہر و عصر آپنے بیعت لی۔ اور ۳ بجے تقریر شروع کی۔ فرمایا۔ کل میں نے ایمان کے متعلق بیان کیا تھا۔ آج میں ایمان کے ثمرات و لوازمات بتاتا ہوں۔

ایمان کا تقاضا ہے۔ کہ اس کا صاحب مظفر و منصور ہو

اور ایسے مظفون وہ ہو سکتے ہیں۔ جوارض کی طرح خدا کے حضور خاشع بن جائیں۔ جب انسان خشوع اختیار کرتا ہے۔ تو اس پر فضل الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ تب تخم ایمان پھل لاتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ لغو سے بچے۔ اور خدا سے تعلق پیدا کرے۔ کیونکہ یہی نطفہ کے متعلق حال ہے۔ اگر اس کی حفاظت نہ کیجائے۔ رحم میں وہ قرار نہ پکڑے۔ تو ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے نفس پر ضابطہ ہو زکواۃ دینے والا ہو۔ عہدوں کا محافظ ہو۔ امانات یعنی اپنے ماتحتوں کا نگران ہو۔ اور آخر یہ کہ صلوات پر محافظ ہو۔ ایک گھنٹے میں تقریر ختم ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور لوگ مصافحہ کر کے رخصت ہونے لگے۔ پانچ بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا (حضور پرنور کی آواز جن لوگوں تک نہیں پہنچی۔ وہ مطمئن رہیں۔ کہ تقریریں چھاپ دی جائیں گی) آپ نے آخر میں پھر نصیحت فرمائی۔ کہ بدظنیاں چھوڑ دو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے نہ کرو امر من الخوف او الامن کو امام کے کانوں تک پہنچا دو۔ اور بس۔ اس طرح پر یہ جلسہ بخیر و خوبی بہ تزک و احتشام ختم ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و طلباء مدرسہ احمدیہ کی تقریریں نہیں ہو سکیں۔ جیسا کہ یہ امر پروگرام سے واضح تھا۔

مبارک نکاح بہ تاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۳ء میاں عبد الحمید ولد حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ لاہوری کا نکاح خورشید بیگم بنت میاں محمود الدین ڈاکٹر محکمہ انہار لاہور سے مہر مبلغ پانصد روپیہ اور میاں عبد الرحمن ولد مستری نظام الدین لاہوری کا نکاح رابعہ بنت حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ سے۔ مہر مبلغ پانصد روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اعلان فرمایا۔ اللہ مبارک فرماوے۔

فہرست کتب

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام کتاب	زبان	قیمت
دفتر الفضل سے طلب فرماویں		
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے ردّ میں	"	۱۲ر
آئینہ کمالات اسلام معہ تبلیغ۔ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ	اردو عربی مترجم فارسی	عگر
انوار الاسلام عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونیکی تفصیل و ردّ عیسائیت۔	اردو	۴ر
ایام الصلح } دعویٰ معہ دلائل و پیشگوئی ایام الصلح } طاعون	فارسی	۸ر
روئداد جلسہ دعا۔ ٹرانسوال کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدس علیہ السلام کا لیکچر	اردو	۲ر
استفتاء۔ لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔		۱ر
محمود کی آمین	نظم اردو	-ر
کرامات الصادقین تفسیر سورہ فاتحہ	عربی	۸ر
نور الحق حصہ اول ۹ر دوم ۵ر ردّ عیسائیت	عربی مترجم اردو	۱۴ر
درّ ثمین حصہ اول۔ اشعار صرف	اردو	۱ر
حقیقۃ المہدی آنیوالا مہدی صلحکار ہے یا خونی۔	"	۴ر
ازالہ اوہام حصہ اول ۱۲ر دوم ۴ر جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات	اردو	۱ر عم
فتح اسلام۔ بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	"	۲ر
توضیح مرام حقیقت نزول ملائکہ و تفسیر چند آیات	"	۲ر
قادیان کے آریہ اور ہم۔ ردّ آریہ	"	۳ر
حقیقۃ الوحی جس میں ۲۰۸ نشانات تازہ جدید الوقوع موجود ہیں۔ اور الہام اور وحی کی تشریح	"	للعہ ر
حجۃ اللہ۔ ردّ شیعہ وغیرہ	عربی مترجم اردو	۶ر
ضیاء الحق۔ ردّ عیسائیت و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبد اللہ آتھم عیسائی	اردو	۲ر
سرّ الخلافہ۔ ردّ شیعہ	عربی	۷ر
ست بچن ۱۱ر ۔ آریہ دھرم ۴ر	اردو	۱۵ر
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مدّ کا ذکر اور امرتسری فاضل مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو عربی مترجم اردو	۳ر
کشتی نوح طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدی تعلیم کی تفصیل	اردو	۲ر

نام کتاب	زبان	قیمت
خطبہ الہامیہ۔ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعوے خود و تفسیر چند آیات۔	عربی مترجم فارسی و اردو	عہ ر
تحفہ غزنویہ۔ بجواب اشتہار مولوی عبد الحق غزنوی۔	اردو	۳ر
تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونیکی تفصیل	"	۱۲ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	اردو	۱۲ر
نجم الہدیٰ	چار زبان	۱ر
حصہ اول عہ ر۔ حصہ دوم ۱۲ر	اردو	ر
کلام محمود۔ صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ	اردو	۴ر
خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مسئلہ خلافت کا حل	اردو	۱ر

خریداران الفضل کی خدمت

میں التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کی قیمت ششماہی ختم ہو گئی ہے۔ ان کے نام وی پی کئے جائیں گے۔ وصول فرماکر ممنون فرماویں (مینیجر)

---

۲۸ نومبر غلام فاطمہ بنت کریم بخش احمدی سکنہ نکند پور ضلع جالندھر کا نکاح قادر دین ولد عبد اللہ سکنہ پیش شیخ ضلع جالندھر سے ہوا۔ مہر ۳۲ روپیہ